



مثنوی کمالی فی فضائل خلائق و زماں
نور علی بن حسین

کمالی

مثنوی

کمالی

مطبع میرزا محمد علی قزوینی
قزوین

اطلاع

اس طبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لئے موجود ہے یہ فہرست مطبوعہ ایک شاہین کو چھاپہ خانہ مل سکتی ہے جس کے معائنہ و ملاحظہ سے شایگان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب میں پیش کیے گئے متن مندرجہ سادہ میں کتب کلیات و دواوین اردو و کتب قصہ جات و نثر و چند کتب فسانہ نظم درج کر رہے ہیں تاکہ جس فن کی سیکتا ہو اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر و انون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل کرے

شیخ امام بخش ناسخ شاعر مستند المعصرین
کلیات آتش طبرزد و غنوزای خواجہ حیدر علی آتش کلہ

کتب کلیات و دواوین اردو

کلیات انشا اللہ خان - یہ طبع شاعر ناسخ کو شیخ میرنشا اللہ خان انشا تخلص محمد ثواب سادات علفان میں نے مقرب حاضر جواب تھے -

کلیات نساخ عبد کلیات حسین درناور رسالہ اشعار عشرت ۳ سخن شعرا ۱۳ اشعار نساخ ۳۴ مرغوب ۵ دفتر بیتال - ۶ گنج تواریخ ۷ ہشتہین

۸ قند فارسی - ۹ زبان رست ۱۰ قطعہ منتخب از جلوہ گری طبع و قادم مولوی محمد شاد عشرت فقط سخن شعرا

۱۱ اشعار نساخ ۱۲ گنج تواریخ ۱۳ زبان رست ۱۴ قطعہ منتخب

کلیات سودا - قصائد و غنویات دواوین راجیہ از کلام تاج الشعرا ذرا فیع السودا کلیات نظیر اکبر آبادی

کلیات تراب محبوبہ حسین پتہ کتاب میں ادویان ۴ مثنوی عاشق منہ ۳ مثنویان - ۵ شجرہ قادریہ کلیات صنعت کلام شاعر مستند میان کتب صنعت کلیات ناسخ و دواوین غلو و جاشہ پتہ جلیبی فکر

کلیات نظام کلام مخمور خوش فکر ثواب محمد و انجیل ہما کلیات تسلیم حبیب اکبر بنی (از بندہ خوش فکر بنی زبان بلند خیال شہر آبادی تسلیم شکر و حضرت دہلوی -

کلیات میر تقی استاد مستند الثبوت کلام نساخ کر حبیب

کلیات ناصر کلام المکملہ المکمل کلام چار جلد میں کلیات مومن خان جدید الطبع بہارستان سخن آہین تین اسنادوں کا کلام ہے

۱۵ جملہ ہفتاد فیض الین - اس شیخ امام بخش ناسخ ۱۶ خواجہ حیدر علی آتش - ۱۷ ممدی حسین خان دیوان گوہر - از طبع زاو رسالہ انصاف محمد خان گوہر گریز خواجہ وزیر تخلص وزیر استاد و نازک خیالی بہ بہت عمدہ دیوان ہے

دیوان امیر خرد طبرزد سید امیر الدین امیر منتخب کلیات طغر انشباب ہر چاروں جلدوں کلام حضرت سراج الدین نظیر بادشاہ غازی دیوان قہر از انیسویں فیض طبع و قادم مولوی وکیل عدالت دیوانی -

دیوان غافل کلام مخمور و ہمایون ناسخ منور غافل دیوان ذوق از تہذیب فکر سخن گوہر عالی خیال

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

N LIBRARY

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U15029

بسم الله الرحمن الرحيم

URDU

دین کے ساتھ ساتھ دنیا کی ساری باتیں
 اور دنیا کی ساری باتیں دین کے ساتھ ساتھ
 دین کے ساتھ ساتھ دنیا کی ساری باتیں
 اور دنیا کی ساری باتیں دین کے ساتھ ساتھ

دیوان

دیوان کا نام ہے دیوان کی زبان کی
 دیوان کا نام ہے دیوان کی زبان کی
 دیوان کا نام ہے دیوان کی زبان کی
 دیوان کا نام ہے دیوان کی زبان کی

سب سے بڑا گناہ جو ای دوست تھا سنا تیرا
 تو ہی کیا کوئی تانی سین حسا تیرا
 خواہ بہت مرا مرتبہ اسلا تیرا
 سجدہ گہ جانے ملک نقش کت پاتا تیرا
 سرور کٹ جائے منہ چین کہ کھلا تیرا
 پرورش یافتہ ہوں دامن محسوس تیرا
 تو ہی چاہیگا تو بگڑ گیا یہ سلا تیرا
 میری انگوٹھ کوئی دیکھے نہ سنا تیرا
 میں ہی کچھ ذکر نہیں کرتا ہوں تنہا تیرا
 میں بھی رشتہ ہوں صمیم صورت موسا تیرا
 کس طرف دھیان ہوا نہ کس شہلا تیرا
 جگہ ای سوچ مبارک رہے دریا تیرا
 خود بخود بن گیا نے ساخز نقشا تیرا

حور پرانگہ نہ ڈا بے کسی شہید تیرا
 شان ارفع ہو تری مرتبہ اعلا تیرا
 عقل کیا دخل کہہ کہ حقیقت میں تیری
 راہ میں اسکی جو ثابت قدمی ہو تجھے
 جستجو میں جو نہ دوڑیں نہ کوئی پاول
 دوش لپہ کو میں جانوں نہ کنار مادر
 تو ہی نے اسکو بنایا ہو بد قدرت سے
 دیو لیلے کے لئے دیدہ مجھوں پر ضرور
 ایک عالم کو تیرے نام کا ہو دردا و دوست
 میں بھی دیکھو گلا دکھا تمکو تھلا سے جاں
 اسکی انگوٹھ ہو دعوایے عجیبی کا
 میں مسافر ہوں اتر جاؤ گلا پار اکدم میں
 قصہ کہ کہیں کہیں نہ ملے در سے

جانب جان رہی تھی وہاں تیرا
 جانب جان رہی تھی وہاں تیرا
 جانب جان رہی تھی وہاں تیرا
 جانب جان رہی تھی وہاں تیرا

سجی بہ نیت جانان کی جان کی جان
نہ جانے روئے غم و غم و غم و غم
نہ جانے روئے غم و غم و غم و غم
نہ جانے روئے غم و غم و غم و غم
نہ جانے روئے غم و غم و غم و غم
نہ جانے روئے غم و غم و غم و غم
نہ جانے روئے غم و غم و غم و غم
نہ جانے روئے غم و غم و غم و غم

بادیہ گلگون میں انیوں گا افر جا بگا
میرے ناسے کا ترسے دل میں اثر ہو جا گا
جاسے سے باہر جو مشتاق نہ ہو جا گا
تجھ میں بھی دوست سے ہو سبز ختم الدینی
اشک چشم بندریشان ہو یہ طوفان لا بگا
لا بگی گردش میں جگو بھی مری آمدگی
نور کا عالم بنا دیکھا اسے حسن شباب
ایک عالم ہو نہ وبال فلک کے ہاتھ سے
چون بہن ترسے گارڈش میں ہمیشہ مہر
مشن ہو ہی اہ مانگو لگا اگر دریا سے میں
وہ شجر ہوں سیر قاطع ہو گی سرسری می
خاک ساری سرسری سان شیوہ کر گیا تو اگر
سیر کو آیا تھا ہستی میں عدم سے میں حق
ہو عیث نازان کو حسن کم بقا ہو کلبہ
حسن کی دولت سے ہو تجھ میں جنم نشان
موشگافی کرنی ہو و بگی دم نہ کر سن
یاوی طالع کرنے تو کیا کیا مال ہے
یار خست ہو دیکھا اندھیر ہو دیکھا جہاں
یار بن گرد دل شب سے ہی شدت رہی

دور سے یار بن اوڑان نہ ہو جا بگا
کارگر یہ ترسے پیکان و ہر ہو جا بگا
گر مہم تازی بین ہنگ شر ہو جا گا
گر یہ انکشت کو شوق القمر ہو جا بگا
قطرہ نیسان میں کچھ جو کچھ گھر ہو جا بگا
کو کچھ میں ہوں تو تو بھی دربر ہو جا بگا
چاند سا خمرہ ترار شک قمر ہو جا بگا
یہ ہندو لاجی کبھی زیر و زبر ہو جا بگا
ختم اک دن دورہ شمس قمر ہو جا بگا
خشک جو بیکہا ہین تو تاکہ ہو جا بگا
شاخ سے جو برگ نکلا گیا تر ہو جا بگا
دیدہ اہل نظر میں تیرا گھر ہو جا بگا
کیا بھٹتا تھا یہ زندان میرا گھر ہو جا بگا
دم میں رنگ سے کونسی نوح و کر ہو جا بگا
جس طرف تو ہو گا اک عالم اہر ہو جا بگا
بال سے باریک مضمون کمر ہو جا بگا
سگر یہ ہاتھ میں لو لگا تو زبر ہو جا بگا
خلعت شب سے سید نور ہو جا بگا
کام میرا آخری درد جگر ہو جا بگا

دیوان رند

آسمان سلسلے کون کون کون کون
خانے پشاکو کون کون کون کون
فات میں کی ہیں بیان خاک و زم زم
کچھ کون کون کون کون کون کون
اب و دامن کو قوت میں مری یاد
یکسان عشق ہو جو روم ایما بین
صبر ایما دیکھا و غلام کسی ناشاد
ضبط کر کے کہ نہ ترخان قفس کیے میں
ایں رہائی کی ہو یا بک ہو فریاد

سب سے بیکانہ ہو ایل آشیانی
بھول جا بکولاد دیو و انکی یاد کا
کسی دوسرے نام سے بیکانہ ہو ایل آشیانی
اسان ارمان نری بیکانہ ہو ایل آشیانی
بیکانہ ہو ایل آشیانی بیکانہ ہو ایل آشیانی
بیکانہ ہو ایل آشیانی بیکانہ ہو ایل آشیانی
بیکانہ ہو ایل آشیانی بیکانہ ہو ایل آشیانی
بیکانہ ہو ایل آشیانی بیکانہ ہو ایل آشیانی
بیکانہ ہو ایل آشیانی بیکانہ ہو ایل آشیانی

بہارِ بہار کی ہر شاخ پر گل ہوا
میں نے اپنے دل کی ہر شاخ پر گل ہوا
میں نے اپنے دل کی ہر شاخ پر گل ہوا
میں نے اپنے دل کی ہر شاخ پر گل ہوا

تو وہ لگے گا گونہ پر گرد ہلال کا
بہتر نہ کہے فرش سے بہتر جو کھال کا
سوسن کا پھول تنگیا دیدہ غزال کا
عالم پر اسکی جالی کی کرتی پہ جال کا
ہو شامیانہ گور پہ آہو کی کھال کا
الٹان کو خیال رہے گر کمال کا
خوشید پر فلک پہ جو کاسہ سوال کا

دلین خبار کیے چلا ہوں جہاں سے
قالین کی احتیاج نہیں کچھ فقیر کو
جاشن میں یاد آتی جو چشم سیارہ
وانہ جو اس پر سی کے شکم پر چوخال کا
مشتہ کیا ہوا کہ بت وحشی مزاج نے
آخان سے ہر امر کا انجام خوب ہو
کس میر و شکر کی گدائی کی ہو

پشیم زنی کرین نہ کہین رند سب جوان
پیری میں عشق خوب سنیں خیر و سال کا

شرمیل چیم کو میں تر گس شلا سمجھا
گردش ہفت فلک کو میں ہندو لکھا
چو زبیدی کا میں میں سے بدین کیا
سرو گلشن کو تیار کا سا یہ سمجھا
ترج خورشید نہ نہیں عقد شریا سمجھا
تجربہ بن امی شوخ میں گلزار کو صحر کیا
میں مودار خدا سے سک دنیا سمجھا
امن کی جامہ سے میرا لے کو عشق سمجھا
جادہ راہ کو تیر سے میں مصلیٰ سمجھا
سنبل باغ کو میں زلف چلیا سمجھا

عاری میں اس شک چمن کا گل عیا سمجھا
کشت خلق کو اس دہر کے میلا سمجھا
گلست اس لعل کی من لکنت تیری سمجھا
سب رختوں سے چمن کے جو وہ ہونڈا سمجھا
مردش یار لے افشان جو چنی تھے پر
گل سون پہ ہوا دیدہ آہو کا گمان
چشم نوا شمع نہ دیکھا کبھی دو لکھ عین
بھاگ کر مردم دنیا سے چھپایاں اگر
کنہ رو کو تر سے سجدہ کیا ہر گھام
لادو گل پہ گمان اس رخ رنگین کا ہوا

دلیوں کی ہر شاخ پر گل ہوا
میں نے اپنے دل کی ہر شاخ پر گل ہوا
میں نے اپنے دل کی ہر شاخ پر گل ہوا
میں نے اپنے دل کی ہر شاخ پر گل ہوا

دیوان رند
چشم رند سے جو کی بر جا لکھا
دارغ میں آواز تو اس عیا سمجھا
حقیقت میں سے نکلو غافلان سمجھا
فقط صلیحہ دود کو خدا کا سمجھا
حقیقت میں دیانت ہی دنیا کی سمجھا
چشم رند سے جو کی بر جا لکھا
دارغ میں آواز تو اس عیا سمجھا
حقیقت میں سے نکلو غافلان سمجھا
فقط صلیحہ دود کو خدا کا سمجھا
حقیقت میں دیانت ہی دنیا کی سمجھا

چشم رند سے جو کی بر جا لکھا
دارغ میں آواز تو اس عیا سمجھا
حقیقت میں سے نکلو غافلان سمجھا
فقط صلیحہ دود کو خدا کا سمجھا
حقیقت میں دیانت ہی دنیا کی سمجھا

کسی دل کو محبت سے تری خالی نہیں پڑا
 پڑھا کیا کیوں نہ مل پانیا کیا تو نے اور
 ازل سے الفت و حسنینان پہ کل ہیں

تھاج چا تھا ہر محفل میں تری ہی فسانا
 اے نگہ سے تجھے بیوا گھسین کیا لڑا تھا
 نزل ایتا کر کہیں میں سچا مہبت عاشقانا

چھڑا یار نہ ہے آسمان نے اسکا دور نہ
 یہی سر تھا ہمارا اور اسکا آستانا تب

ہوشیاری نے شکر تری بیہوش کیا
 سر شور بدہ کیا تن سے جدا قاتل نے
 بعد مرن پھر گئی ریح بھی دیوانی سی
 آہ کے ساتھ فنا ہو گیا میں سو خطاب
 مردہ ام قیس کہ لیلی رہی اب صحر میں
 نہ غرض میں سے نہ دنیا سے سرو کا مجھے
 میں وہ دیوانہ تھا جسکے لئے پران ہیں
 گور کی مردہ پسندی ہوئی ظاہر جگو
 جام کو منہ سے لگانے کی نوبت پہنچی
 واہ اے عشق تیرے شش مجنون کو
 بیخ ہر مرد محبت ہوں گر کہیں میں
 دیکھئے کو ترے اور سنئے کو تیری گفتا

تری گفتا نے ظالم مجھے خاموش کیا
 بار احسان مجھے سر رکھ بکدوش کیا
 ترے سودا ہے محبت کے اگر جوش کیا
 شمع سان باد کے اک جھوٹے نے خاموش کیا
 شہر کی راہ کو ناتھے نے فراموش کیا
 یاد میں تیری دو عالم کو فراموش کیا
 میرے ماتم نے حسنینون کو بیہوش کیا
 مرد کے کی طرح نہ زندہ کو ہم آغوش کیا
 چشم منور نے ساقی کی یہ بیہوش کیا
 شاہد جو سے تہ خاک ہم آغوش کیا
 واکسی نے نہ جہ سے مہلے آغوش کیا
 چشم نرگس کو کیا گل کو مستم گوش کیا

پوچھتے رند کے کیا ہو سبب بیہوشی
 چشم منور نے اک مست کی بیہوش کیا

شب بستان کا احوال پوچھو
 یوسف و یحییٰ کا حال پوچھو
 اپنے پیوست کا مجھے وقت میں پوچھو
 جسکے کو پہنچے کو حین یاد کیا
 تہ میں باہیں شکر کو حین یاد کیا
 حال عاشق کو حین یاد کیا
 سو کسے زلفت کی بوی خوش یاد کیا
 بیخ میں بھی میرا ہے جسکے حین یاد کیا
 دیوان رند
 کہنے بولنے کیوں ہوئے خاموش
 کسی پری کا بچھین انداز میں یاد کیا
 عورت مست جاتا ہزارہ عشق میں خرد کیا
 غلو کرین کھانا ہر کھان میں خرد کیا
 گو مسافت میں یہ کاسا سنا ہو چاہی کیا
 رنگ اور چاہی چاہی چاہی یاد کیا
 جیسے وہ آزارم جان آغوش غالی کیا
 او اعلیٰ مشاق ہوں بیباک کو کیا
 بے خون زخم جگر سے شعلہ آغوش میں نام
 ایک لک و شکر آگیا یاد دھون کا
 دیکھنے والا ہوں میں شکر کی یاد دھون کا
 بلکہ کو صورت تری پر بیان ہوں یاد دھون کا
 واہ انسان کو دنیا غالی سنا ہم تو یاد دھون کا
 دیکھنا غمزدار کو وہ جیسے درد میں یاد دھون کا
 ازل تو ہی سدا واکر بیاں یاد دھون کا

[illegible]

[illegible]

رو بہ جہ یہ بھی اب کھل نہیں سکتی ہے
 گو کہ کلفت میں نہ یا جاتا ہو میرا نزار
 بندگی کرتا غلاموں کی طرح سے تیری
 جس کی موت کی نہ مانے نہ اوسے نہ ہر یا
 پس یہ ایسی یہ ایک ایک کو کھلی لی طرح
 مرگ خواہاں ہو مری دو چکی ہو زلیست ہوا
 آپہ نیستہ کوئی کھوتا ہو نعمت اپنی
 سختی جان تھا جو رہا زندہ چون سے چھٹکر

چنگ گیارہ
 منہ نکلتا پنی سورا اسکی
 خا جو موسی کو فقط جلوہ دکھاو گیا
 زمین چویشن کمال نے اسے
 یون باں پرشپ کو یلایا کہ
 قین کا نر کے نیچلی میر
 آرا و ناموش خا کو گیا
 آکا در کس شریک

چل کے اب عرض کرو حضرت آتش سے زند
معرکہ آب کیلئے افضل و بہتان حیات

<p> پہاڑیوں میں سے ترش کسی شہسوار کا دکھلا یا چشم ہارنے روزِ سہ پہے کیوں نہ کرواں یا رے تشبیہ و ناسے اٹھلا پڑ گیا نشتے بین بچہ بعدِ خوابِ گنگ یہ جانتا ہوں میرے گنہ پیشا رہیں بعدِ وصالِ حیرتیں یوں مبتلا ہوا ضد سے مری فریفتہ عالم ہوا ترا بدست میکدے جہان کے یوں شنگیہ یوسف بسا کیسے میری اپنا یقین ہے </p>	<p> آنکھوں کو انتظار رہا اُس خیار کا مارا ہوا ہون گردش لیلِ نہار کا غمخے کو اُس کے سامنے رہے ہو خار کا سو تو بکلی موت چو کنا ہے بار بار کا اندیشہ دل میں کیا کروں مجر شمار کا کیفی کو جیسے ہوتا ہی صدرِ خار کا باعث ہے میرا عشق ترے اشتہار کا آنکھوں کے میں رنگ نہ کھیا خار کا او گل کھنچے جو عطر ترے باسی ہار کا </p>
---	--

دیوان اند

ہوتو تھو قاتل اپنے اپنے دلوں سے جا کر کریں
 فقہد مفسر کو جاؤں جوں میں جا کر کریں
 سلسلہ ہاتھ پاؤں کو ہلا کر کریں
 کوہین بچہ راہو دے خط بن کر کریں
 دیکھیں ایک دن میں نہ کہ کر کریں
 ہر اک زبان پر تو مہل کلام آیا
 وہ زبانی ہے جس طرح تیرا نام آیا
 ہمارے مہل سے خالی ہو کر خالی ہو کر آیا
 شمار میں نہیں تسبیح کا امام آیا
 لالی

[illegible]

پیشہ زکوٰۃ کے پورے اعلان بیان کا
سیاح سے ہر ایک کو جان کا
موتی سخی میں تو کراچی بیان کا
بیرون صفایہ ہو نہ نکلتا تو زبان کا
نام کو کو یک روایت دینا
الکھن کی یادگار کا انشیا
انوارت کے لئے

وہ زندہ ہو گیا مردہ جو زیرِ پام آیا
دکھاؤن گامین اگر وہ مہ تمام آیا
شرابین پیچھے اب دور دور جام آیا
پھر پھر کھینچ کر کی مواجو اسیدام آیا
سوار سے کوئی شکل میں کسکے کام آیا
شبوں کا جاگن آخر ہمارے کام آیا
خیال اتنا نہ ٹھکوم حسد رام آیا
کرایا ہاتھ سے لب لبک جو میرے با آیا
کہ دور جانا ہے اور دنِ قربِ شام آیا
خرید دنگا کوئی یوسف سا جو غلام آیا
ہمارے رانِ ستلے اسب نے گام آیا

اگلے میں اس کے ہوا سے بہشت ملتی ہے
 کبھی سنا ہوا میجر نے دیکھا کیسا
 غم و سبب ہوئے معمولی فیض سانی سے
 چنانہ خانہ صیادین کوئی بلبل
 تری ہی ذات کریم و رحیم ہوا بدست
 دکھایا انگوٹھے گردن کو سجایا
 پہلوں بچا کے فزار شہید الفت کو
 قصور کیا ترا ساقی فلک نذیکہ کا
 کوئیہ ہنسروئے نہ لیون (راہ میں)
 یہی سے قول مرے غیرت زلیخا کا
 نہیں ہوا بلبل و نہار قابو میں

دیوان سحر

و فور شوق سے اسے روند ضبط ہونہ سکا
زمان بیکار شمع حبیب دل میں اُسکا نام لایا

مہر ہی لگا کر نہ دیکھی
 کیا کر سکیں گے اپنے مہر و خون کا وار
 پہلے وہ علاج آپ کو دین چاہتا ہوں
 حاجت نہیں ماننا چاہی جانی ہے کہ روٹا
 عالم پر میری حالت میں بھی کیا کیا
 دلخواہ جنوں کیسے نہیں ہو کر کیا
 اے سو مہر و خون کا وار
 مہر و خون کا وار

دور ساغر نہ ترے دور میں چلتے دیکھا
دم کسید کا کہیں کا ہے کو نکلتے دیکھا
حرف مطلب نہ کہیں شمع سے نکلتے دیکھا
بیک طاؤس شاہِ تبعید چلتے دیکھا
کام اسفل سے نہ اعلیٰ کا نکلتے دیکھا
شیخ کو شیر پر پی سے نہ ڈھلتے دیکھا

مختص و لکھو زند و نکہ بیستے دیکھا
حق بجانب پر جو غش لگیا تاقل کو چرسے
ہو گئی پیش صنم قفل دہن خاموشی
خو کرین کہا نلکے مجھو گئے اپنی چال
نشت اچھ کو نہ سبز کرے ابر ہبار
آسمان کو تیرے منظور پر درون کا فروغ

سوار و سوار
کیلئے جو ان فوجیوں میں سے
تعداد و مفاد و درجہ پر مبنی
ایک نوٹ تیار

نہیں معلوم تھے کس سے مصروف ہو
 آئینہ دیکھ کے کتنا سا ہوا ہی اس کو
 بوسے گل سے مجھے دھوکا دے کی ہکا
 دعویٰ حسن کیا کرتا ہو اس سے شاید
 رام کس طرح کر لیا کوئی مہیا داسے
 کیا ہوا ایسے بکا فروہ تری چشم کا سحر
 جان جان جیسے ہو مجھے مرا خالی خوش
 دلے قسمت کی حیرت نے بوسے نگار
 قصد مخبر تو کر تیغ تو تو گنج ایڑک
 باد کر کے لب باخوردہ کی تیر سہری
 کس کو ہم پہ گئے حسن میں وہ طفل ضرب
 ہاتھ سے اپنے اہی آپ ہی کو مے کھان
 مشترک شہبہوا خون جگر اشک نہیں
 اک نظر آئینہ گرا آنکھ سے میری دیکھے
 کہد و سانی سے کہ حاضر ہو کئے شتی فر
 پاکدانی کا دعویٰ نکریے اس سے
 لو بکا رہا ہوں شب بھر میں انگاروں
 تاسخہ چرخ شب در دیک کر تاج
 دل عکھا کھا کے مرے عشق میں دیکھے

اہل ایمان سمجھے اپنا کہیں ہندو اپنا
 محو آئینہ رخ آب ہو نہ رواہن
 جو چلا رہے ہے با دھری تو اپنا
 دیکھا یوسف نے بنین آئینہ رخ اپنا
 اپنے سائے سے بھی رَم کر رہا ہو اپنا
 کیا فسوں بھول گئی نرگس جادو اپنا
 گوہر ہی مجھ سے تھی کرتی ہو پہلو اپنا
 شانے لے کر کیا اس لطف قار اپنا
 آپ کا لے گا لا آن کے آہو اپنا
 خون دل آج پیا ہے کئی چلو اپنا
 سمجھ یوسف کو جو پاسنگ ترازو اپنا
 پائون میدائے سر کے جو سر مو اپنا
 رات کے رنگ بد لئے لگے انسو اپنا
 ابھی اے بت کلہر پر سنے لگے تو اپنا
 بادہ خواری کا ارادہ جو لب جو اپنا
 شہ گریبان اگر ڈالے کبھی تو اپنا
 جئے لگا ہو جدھر رکھتا ہوں پہلو اپنا
 دل کبھی سینہ کبھی اور کبھی پہلو اپنا
 حشر کے روز کفن ہو دیکھا خوشبو اپنا

شائے کہ چوک
 وار تلواری کے چوک
 نہ چوک چھپکی نو ٹر جامی وار ابو واپا
 رشتہ پادین کیوں نہ ہو کون ہوتی پڑ پڑ
 شش فیض خدا بجو پڑ پڑ
 شش فیض خدا بجو پڑ پڑ
 کوئی آئی راستے بن اسے پڑ پڑ
 قاصد مراد ایک ہی دلدار تارکی
 ہا غری الفیض چھپکی

دیوان رند

اور نہ تو فساد داری پھر چک گیا
پھر ہاتھ رخنہ رخنہ کر گیا
پھر دل میں طعنے لگ کر گیا
دو چار دنے داغ بجا چک گیا
پھول لایہ اند آدھو چک گیا
مارسا فوٹی سا کمر دے باغ میں
اس گل کی شاخیں کسیر میں لگ کر گیا
گرا جو سینہ بھولا پوچھنے لگا گیا
میرے سہ مزار پر چک گیا

[illegible]

[illegible]

میں بھلا کیوں کر کمون ہو گیا
 آپ سنا جو کہ ایک ایک
 خاک چھائی مدون شکر
 کیا کمون اس عشق میں کیا کیا
 کی پناہ اس عشق میں کیا کیا
 کس آئے میں اگر بے خبر
 دان ہوسا مئی سے بے خبر
 میں کہ تھکے ہیں بے خبر
 تب آئے ہیں ان تھکے ہیں
 دیوانہ

چکر رہا مونس کمر
نکرنے اپنی پریعت نہ
لاک پیدا کر کے اب جلا سے
جان کموتی ہاے دل نے کی کیا
وہ سر پہ باندھا ہے شون کی کیلیج
نفاق و راجھ لاکھ
نفس

حزب مجاہدین

میں ہر ایک کا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں

آدھے دم آج ہاتھوں ہاتھوں میں
 کب سے آپ مجھ سے میں جو رہا
 شکل بت پھر رہی تھی آنکھوں میں

جیت بازار دہر میں اسے رہند
 لب میں لپٹے گیس تھک لایا

حضرت تل پہ رکھ دو گنگا گلا
 ایک دوسا کر نیلے نشہ کیا
 خیر مقدم حضرت عشق آئے
 المدد ای رہبر و اماندگان
 کشتگان عشق سب گرد آئے
 آن پہونچ وعدہ دیدار یا
 کشتہ وقت کیا تقدیر سے
 صورت آباد حسان کی دید کو
 بار الفت بھی اٹھا کر دیکھ لوں
 عشق بازی میں کیا نقصان دل
 مار ڈالنے بٹائی نے تری
 چشم بدور آج دیکھا آنکھ سے
 شوق کا کل پھر ہوا اس تک کو
 کھول دی زنجیر مجھ دیوانے کی

جی چلا بیٹھو گنگا ہون میں پھیلا
 خم کے خم پیتا رہا ہوں ساقیا
 پیشوا ہادی ہمارے مقتدا
 منزلوں آگے گیس ہی قافلا
 ای جزاک اللہ دلتا مرصا
 مژدہ ہادی عاشقان باوفا
 یوں قضا آئی رہینا بالیقنا
 آن نکلے شوق تھا دیدار کا
 رہنما وے دل میں دل کا
 مفت کھو بیٹھے یہ سلسلے ہما
 ہستی فانی بڑا دھوکا دیا
 شہرہ سنتے تھے جہاں یار کا
 ملک دل پر پھر ہوئی نازل ہا
 ای پری تجھ پر بھی شاید جہنم

میں ہر ایک کا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں

میں ہر ایک کا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں

میں ہر ایک کا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں

میں ہر ایک کا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں

میں ہر ایک کا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں

میں ہر ایک کا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں

میں ہر ایک کا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں

میں ہر ایک کا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں
 سب سے بڑا خیال غفلت میں

میں نے ہرگز سے میں ہوئی ہی ہو دیکھا
اسکے باون میں جو ہو باز رکھا دیکھا
ہنسے سجدہ کیا جو خاک تپلا دیکھا
تیرا غصہ بھی قسم قبر سردا دیکھا
نفش یا میں ترے نور پر غبار دیکھا
باغ میں جا کے جو کوئی گل غبار دیکھا
اس چمن میں کبھی پھولے لالہ دیکھا
ساتھ جاتے ہوئے سر کے تراخی دیکھا
پڑنے کا صدمہ کے اڑنے کے جو جواں دیکھا

کیا بھریج و غم بھر سے ہاتھ آیا
طور پر وادی میں جو دیکھا تو
ہو گیا ابر میں مجھے بجلی کا یقین
قصہ آدم و ابلیس جو قرآن میں چھا
پھر کیا سارا جہان مجھے تو آندہ ہوا
جو سید خانہ میرا فیض قدم سے روشن
اگلی یاد تیرے پہلے رزار فکی
داع الفت سے رہا سینہ ہمیشہ خالی
ایک سال رہا نفس باز پسین
خط بھی لکھتے بت سفاک کوئی دیکھا

میں نے ہرگز سے میں ہوئی ہی ہو دیکھا
اسکے باون میں جو ہو باز رکھا دیکھا
ہنسے سجدہ کیا جو خاک تپلا دیکھا
تیرا غصہ بھی قسم قبر سردا دیکھا
نفش یا میں ترے نور پر غبار دیکھا
باغ میں جا کے جو کوئی گل غبار دیکھا
اس چمن میں کبھی پھولے لالہ دیکھا
ساتھ جاتے ہوئے سر کے تراخی دیکھا
پڑنے کا صدمہ کے اڑنے کے جو جواں دیکھا

میں نے ہرگز سے میں ہوئی ہی ہو دیکھا
اسکے باون میں جو ہو باز رکھا دیکھا
ہنسے سجدہ کیا جو خاک تپلا دیکھا
تیرا غصہ بھی قسم قبر سردا دیکھا
نفش یا میں ترے نور پر غبار دیکھا
باغ میں جا کے جو کوئی گل غبار دیکھا
اس چمن میں کبھی پھولے لالہ دیکھا
ساتھ جاتے ہوئے سر کے تراخی دیکھا
پڑنے کا صدمہ کے اڑنے کے جو جواں دیکھا

دیوان مرند

آئینہ یاد غزل خوانان اپنی اور زند
کسی بیل کو اگر مر مرہ پیرا دیکھا
کیا کہوں تھے کہ ان آنکھوں کی کیا
انکی نوچندی میں اک بار دیکھا
مرنے دم شکریا دیدار رکھا دیکھا
آئندہ لیکے سراسرے جو مراد دیکھا
پھوکتے کہے میں تو میں گلیا دیکھا
اپنے بیار کا احوال سچا دیکھا
جان جان آج تو تو نے اُسے اچھا دیکھا

آئینہ یاد غزل خوانان اپنی اور زند
کسی بیل کو اگر مر مرہ پیرا دیکھا
کیا کہوں تھے کہ ان آنکھوں کی کیا
انکی نوچندی میں اک بار دیکھا
مرنے دم شکریا دیدار رکھا دیکھا
آئندہ لیکے سراسرے جو مراد دیکھا
پھوکتے کہے میں تو میں گلیا دیکھا
اپنے بیار کا احوال سچا دیکھا
جان جان آج تو تو نے اُسے اچھا دیکھا

میں نے ہرگز سے میں ہوئی ہی ہو دیکھا
اسکے باون میں جو ہو باز رکھا دیکھا
ہنسے سجدہ کیا جو خاک تپلا دیکھا
تیرا غصہ بھی قسم قبر سردا دیکھا
نفش یا میں ترے نور پر غبار دیکھا
باغ میں جا کے جو کوئی گل غبار دیکھا
اس چمن میں کبھی پھولے لالہ دیکھا
ساتھ جاتے ہوئے سر کے تراخی دیکھا
پڑنے کا صدمہ کے اڑنے کے جو جواں دیکھا

۲۵
 تہذیب و تمدن کا یہ دورہ ساہوکاروں اور کچھوں کے
 ہاتھ سے صرف محبت و لالچ کے
 سبب ملک پر سے کھڑے ہو کر رہ گئے ہیں
 موصوفت و تائید ان کو اس
 کی طرف سے نہیں کی گئی
 اور ان کی تائید میں
 کوئی شخص نہیں ہے
 یہی وجہ ہے کہ ان کے
 خیالات کو کوئی نہیں
 سمجھتا ہے
 اور ان کے
 خیالات کو کوئی نہیں
 سمجھتا ہے

چلے ہو مکودہ شعلہ جلائیگا بھر گیا
 وہ اینٹ کے لئے مسجد کوڑھیا گیا
 بھلا وہ میری طرح خم چڑھایگا بھر گیا
 نہونگے ہم تو جنم جلائیگا بھر گیا
 جو لے نہ جائیگا یاں سے تو ابھی کاٹھ
 یہ مشن پر کے سوا ہاتھ آئیگا بھر گیا
 ہنسی ہنسی میں تو جھک رو لائیگا بھر گیا
 بنگ گل جو فلک ہنسی آئیگا بھر گیا
 میں یکمنا ہوں دل تھکی کھائیگا بھر گیا
 الیخیر کمنٹھ کو آئیگا بھر گیا
 وہ چنگسین میں کسی کو آئیگا بھر گیا

وہ جو فامی نہ مچوڑ لکھا غیب کا علم
چور نہ کو قوت میں تو مری جا سگیا بھگیا

آرمان اب بھی کوئی دل ارہ گیا
کیا کہ تڑپ تڑپ کے دل ارہ گیا
سن تینکے آنپ کر کے یہ سید ارہ گیا
افسانہ ہر گرجی بازار ارہ گیا
دوسے اٹھا دیا پس دیو ارہ گیا
خوابیدہ نچت دیدہ پیدا ارہ گیا

راتوں کو بھی مجھے آگے کئی بار رہ گیا
تو شب کو کتے لے جاوے مار رہ گیا
چندے یہ ہیں جو بھجکا آزار دہ گیا
یوسف رہا نہ کوئی خریدار رہ گیا
گرتا ہوں اس طرح سے لیسہ کوئے پائین
چاکے نہ ایک ات بھی ہوا دیا رکے

دیوان رند

پای کا موتون کا مارہا
نکینے است بخت بدست چو کی
و ختم کرم کیا بازاره
انجام آن عایش گریان سکند
نیکی دن بخشنه بارگم رومی
بنیک حکایتا نوعی اعلان یگان
بیمانه دست بر تار پیداره
قوت خون کو جلد دی بن کی نو
جوش لکونی تاروی

فوق خدا تعالی و در منزلت او
بنده است که با سر بار دارد

میں ہوں یا توں کیا دیا ہی اس کا نام
بادہ کش سندیا کے نہیں بی بی کی شراب
جا کر دس میں سے کھلا کر ہے پھر شراب
موتیر سے تو بہتر ہے ہوتے شراب
وہ دھبے بے بلا سے طفل کو دھر
ناک کے ساتھ میں ہیں پھر شراب
واسطے آئینہ دل کے ہر دوش کو شراب
آدمی کو آپ سے کرتی ہی باہر شراب
خو لے جوتی اگر ہوئی کوئی دھڑل
گور رسانی کے بھو ادون کرے بھر
چاہے بہی پھر ہے بچا کے باہر شراب
و یکے ہی سیر پر بندو گویا اگر شراب
خون دل پینا پڑے جھکو نو گور شراب
بادہ کش دیورج عاسانی کو بی بی شراب
صاف دکھلا دی ہوں سا کا جو شراب
جام حشر شید کے پینا ہے جو اس کے شراب
ہو گئی ہو دور میں اپنے تو آپ شراب
ہو ابھی شیش میں عاسانی ہی شراب
گور سے کتنا اٹھایا ساقی کو شراب

حق صحبت تجھ سے واجب ہوتا ہے
چندیں گلزار بجا بر سرِ شربت
نظر حق کا بہشت رکھتا ہے شربت
چندیں گلزار بجا بر سرِ شربت
چندیں گلزار بجا بر سرِ شربت
چندیں گلزار بجا بر سرِ شربت

دیوان رند

بہارِ گلشن میں اندام کی اس کا نام
بہارِ گلشن میں اندام کی اس کا نام
بہارِ گلشن میں اندام کی اس کا نام
بہارِ گلشن میں اندام کی اس کا نام

دیکھو کہ دم سے ہوتے آفتاب
دیکھو کہ دم سے ہوتے آفتاب
دیکھو کہ دم سے ہوتے آفتاب
دیکھو کہ دم سے ہوتے آفتاب

[illegible]

دامن کبھی احوال بد
 دیباں کچھ احوال بد
 کج خلقی کے بار میں بھی کمال ہے
 بند کلاہین میں شوق کی تہاں ہے
 کھلے ہو کہ بھگال کے شوق میں ہے
 دامن کے شکستہ تیغ تیرے ہیں
 دامن اور جہاد میں دل میں ہے
 کج خلقی کے بار میں بھی کمال ہے
 بند کلاہین میں شوق کی تہاں ہے
 کھلے ہو کہ بھگال کے شوق میں ہے
 دامن کے شکستہ تیغ تیرے ہیں
 دامن اور جہاد میں دل میں ہے

Handwritten text at the top of the page, likely a title or introductory verse, written in a cursive script.

<p>سین پہ سینا بس الفت کا مارا سوا دنیا نہ کہو نہ طاعت جان کا مجھے دم نہ دے آلا کر کے اٹھو پری چرخ کی بجا لے لے میں</p>	<p>جست کا بھی ہوتا ہوا ہر دم دل نادان دیا تو نے بڑا ہر دم نہ کیا بد نہ کیا کسب ہر دم بچے تھے کس مہریت اختیار ہر دم</p>
--	---

<p>جگر کی طرح سے رکنی ہیں زند نگہ سے اسکی سیکھا بالکک کا چرخ</p>

<p>نار کا فرہ اٹھا صفت و غیر کہ چرخ سینہ خدیں کھا کر گن خاص چرخ ہیں ابرو نہ میرا نہیں توری چرخ دم کھلایا چھاتی ترے جیت جاوگی شمع لگی کہ نسیم صحرے کے چرخ مرے موت جیت جو سیکھا جان پر روز مشرکی طوالت کو نہ شہرند خون ہو جاتے ہیں عشاق کی دل شہرند عشق مرگان میں ہوا گرا کر ڈھل عشق جبر و بیان کا نہ ارادہ کرنا زنگین نگر اپنے پرست مارو کی ہونو تو وہم ہو گن شعرا سے غائب طہر حق ہو کر قد کو ترسے سرو کا</p>	<p>حدود کشش سجود زار نہ کہ چرخ پھول کے درخت کا ٹھونڈ چرخ راست ازو سے بھی چھوڑ دیا چرخ نالے دل تو کہے یونین گن چرخ منت خواب اب ای دیدہ بیدار چرخ بیخ پیو و بحث اور مری چرخ اسقدر طول تو فرقت کی شب چرخ ناز سے پائے خانی دم رفتار چرخ یانوں کیا دل میں جیسے خاتون چرخ نہ کھچکی پرکان سے دل از چرخ دن بہت زیت کے اوچھکر چرخ کھنکھو تو سوسے عدم او کمر چرخ طاعت گو ہوا نہ مجھے سولی چرخ</p>
--	---

Handwritten text on the right side of the page, continuing the poetic or commentary text.

دیوان سند

اول نام علی گار دہم
 عالم تو کہنے کا ہے کسی
 طالع خفہ زون نہ چکر
 قبلہ و اقصا تھا گن کا
 رخصت نہ کیا بابت کو
 رات بھر کا بخت نہ ہو
 رات بھر کا بخت نہ ہو

Handwritten text at the bottom of the page, likely a concluding verse or commentary.

مستقیم جان کسب و دل سپردن بی گناه
پھر نہ ساقی جو نہ ساغر نہ نہ ملاج
یار کے کان کا جھک کا مجھ یاد آ یا ر کند
چرخ ہر دیکھا اگر عقد تر یا ر مجھ

مستقیم جان کسب و دل سپردن بی گناه	پھر نہ ساقی جو نہ ساغر نہ نہ ملاج
یار کے کان کا جھک کا مجھ یاد آ یا ر کند	چرخ ہر دیکھا اگر عقد تر یا ر مجھ
خود کی گرد گیا حیران دل نا کا تلخ میں بھی کہہ سکتی نہ دیکھا اکیڈن لدا کر وصل میں جو جو تھے بسا شیریں بیکار ہوش میں اس کے کچھ تھا تو فوٹاں سر کا کھنکھار خار خار میں نے کرکھا ہر مقبیلار ذاتیہ تبدیل ہو منت کا وہ بخت ہو کھا تھکے سب شوق سے گناہاں ہو کر بکھر بنائے نام نہا یا یا ر پھر جو نیت صحت سے پیوے گرد میں شہ پار شب کو سووین کو کھاوین کچھ ہو کر طالق پر کھڑے یہ پیشہ دلا ساقی سرا پھر ہے سب پر چری کدو کوئی مینا کا مادر دلا تو نے شیریں نے کتہ دراد کو	عشق کا آغاز شیریں جو کر انعام تلخ کر دے شوریدہ چنی بے مرے با دام تلخ کو دے صغر لے وقت نے وہاں کام تلخ کیا بھکھ کر گھڑی ہوتا ہوا خود کا کام خواب خود ہو چھو بھرا عساقی کلام تلخ شہد ہو تو کر دے نہد میں شام تلخ ریشک شیریں کوئی ہوگی شمع شام تلخ کچھ کچھ بھجوا زبانی یار نے پرعام تلخ ہو چھ افیون سے نیا وہ شیر کا دام تلخ ہو گئے ہیں چرخ میں خواب غور دار تلخ ایک شیریں پلا دے چھپکا ہوں حاکم تلخ زبیت ہر دم کو گرفتار دکنور دار تلخ بھجیا کیوں اس عاشق جاننا کر بھنگا
دور ہو وہ شکرین لب کس طرح کدر کند	ماہ تلخ و شام تلخ و صبح تلخ و شام تلخ
حلقہ نہیں شیشے میں غرور ہوا باند	مینا میں کہا خضر ہے یہ آب بقا بند

دیوان رند

دور ہو وہ شکرین لب کس طرح کدر کند
ماہ تلخ و شام تلخ و صبح تلخ و شام تلخ
حلقہ نہیں شیشے میں غرور ہوا باند
مینا میں کہا خضر ہے یہ آب بقا بند

مستقیم جان کسب و دل سپردن بی گناه
پھر نہ ساقی جو نہ ساغر نہ نہ ملاج
یار کے کان کا جھک کا مجھ یاد آ یا ر کند
چرخ ہر دیکھا اگر عقد تر یا ر مجھ

Handwritten text in Persian script, likely a list or inventory, written diagonally across the page. The text is dense and appears to be a continuation of the administrative record.

اٹھارہ سو اب اس ملک کا مختار
 کیا کل جاگیر کا مالک
 سارے کو جو ہے اس کی شمع زیور
 شہر کے ہی ہے دربار کا منتظر
 و طرب اگر گیارہ دن میں ہاں ہاں
 حلقہ بادہ کشان سے نور ساغر
 نصیبانِ حق جو کہ سینہ دل ضبط
 ہے ہی ملے گا ایسے شوق کی خاطر
 آئے رہائے نہیں پانا کوئی نامد
 سو گیا عداوت سے جو صنوبر باغ
 حلقہ سے ہو گیا کوئی حلقہ
 ہاں کو لے جو ملے کوئی حلقہ
 تیری ہی ہے زمین اور جو شہر
 ہر کے کوئی قصور سے ہو گیا
 کوئی ملے گا ہر کے کوئی حلقہ
 باغبان باغ سے لے جو صنوبر
 کوئی کم ہو گا ہر کے کوئی حلقہ
 کوئی کم ہو گا ہر کے کوئی حلقہ
 کوئی کم ہو گا ہر کے کوئی حلقہ

[illegible]

دیوان رسد

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

Handwritten text at the top of the page, likely a title or introductory verse, written in a cursive script.

Handwritten text in the left column of the main body, continuing the narrative or poem.

Handwritten text in the right column of the main body, continuing the narrative or poem.

Handwritten text in the right margin, continuing the narrative or poem.

دیوان ارد

Handwritten text in the right margin, continuing the narrative or poem.

Handwritten text in the left column of the lower section.

Handwritten text in the right column of the lower section.

Handwritten text in the left column of the lower section.

Handwritten text in the right column of the lower section.

Handwritten text in the right margin of the lower section.

Handwritten text in the left margin of the lower section.

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

یہ دیوان میر تقی میر کا ہے جو ان کے شاگردوں نے جمع کیا ہے۔ اس میں ان کے تمام شاعری کے نمونے شامل ہیں۔

<p>ہر جوش و خروش طبعی تو مشورے دلور کا ہر کھنکھاہٹ کائنات کی ہر گھبراہٹ ہر کھنکھاہٹ شوق شہدائین ہر گھبراہٹ راہ پر لا گیا گیا جھکویہ خود گمراہ ہو</p>	<p>خود بخود ہو جہنم موزوں لفظی مسما وصل کی تشباہ و تمثیل ہر کون ہر کون سنکڑی سے کر کے آدم میں اوروں کو پشتہ کھولا اگر کراخ ہر غم کے شکار</p>
<p>یاد آ یا مار سید و دریا نیرجہ پیکر کر ہر شکر گری تری شہر بانی ہر شکر</p>	<p>بند ہو جاؤ دم تحریر غم کے کاسخان وضع دیا سے لانا ہر جہت کے کاسخان</p>
<p>نکاح ہوں پس اعلیٰ مال کے عدم آباد عقد موہوم ہے میں ہمیشہ بیٹھے دم</p>	<p>ایفرغ واقع وہاں یارین میں ہر شکر چہاں مانہ نگاہ میں ہر شکر کے کاسخان</p>

دیوان رند

<p>طبع مقدس پر ہو کیوں با جھڑت اشک ملال شاعری کا رہنمائی کسوں کی لالہ و گلاب</p>	<p>نہ سطر کے کریں نالہ و فغان شکر یرمان میں آئے اس کو کرم کیے</p>
<p>کس کی تلک تری الفت تری شکر شمس طلع ہم ہی میں ہر شکر</p>	<p>بیتا گیا نہ تھانے میں نہ کیے میں نقاب اشعارے ابو حجاب کچھ دور</p>
<p>بھروسے تلاش میں تری کما کما شکر جمال پاک کی ہر چشم مردمان شکر</p>	<p>سنا ہے جیسے تری ذات ہر کریم و رحیم عطا و لطف کا رہتا ہوں ہر شکر</p>

یہ دیوان میر تقی میر کا ہے جو ان کے شاگردوں نے جمع کیا ہے۔ اس میں ان کے تمام شاعری کے نمونے شامل ہیں۔

Handwritten text at the top of the page, likely a title or introductory note, written in a cursive script.

<p>کلی سے بھی زیادہ رستان میں ہو مہربان ملک کو جو کہیں ہوں گے اکت چاہی زمین ہوا کو سے یار کی قمری سے گلے میں پر کھوتی ہوا ہماری اپنے تر روی کر کے بڑھ کے</p>	<p>اک نالہ سوز دل سے جوئے دلان دیکھو نہ تو علم و جور کر چکا کہان سو بار سیر ہو گئے ہم یوستان ملک اگر کہ جو بڑھ چکا تو مے سوز دلان ہم گرد سان بسج نہ سیکے کاروان</p>
<p>اگر سوز دل نام سے وہ آشنا ہیں</p>	<p>اقت میں جبکہ مت گیا اپنا نشان</p>
<p>سوز دل میں سوز گل ہوا میں ایک دیکھا ہوا مات کی طرح چکر رہا میران اسے دیکھا کیا میں نے کی خاک بھی بڑا مری کو سے مے کھٹ سے کھٹا نہیں سہی و علم کا سوز دل میں دشت میں بھی گئے بھی بانہا نہیں میں چکر چکر سا سوز دل میں کہنے میں چکر چکر ششاد میں کہیں میں چکر چکر مے بھی الفت نہ کہی شہرہ چکر پرسے میں کیا کہ ہوں میں ایک شہرہ ایر رند دشت و خط و حال چکر</p>	<p>مختار حوالہ کہ ہوا میں ایک میدان میں ہونے دیا کر گھر میں دیکھا نہیں گرد و خاک بھی چکر ہو دھن کھٹ تر ہی چکر نہایت نہ کمر چکر دھن ایک ہم چکر موندتے ہی چکر کو تارہ چکر چکر چکر چکر نہیں ہ کو گن دھن چکر قد دیکھا تھا اسانہ چکر چکر چکر غم چکر ہوا چکر خون روتا چکر چکر چکر میں ہوا چکر خط و حال چکر</p>

Handwritten text on the left side of the page, continuing the poetic or narrative content.

دیوان رند

Handwritten text at the bottom of the page, likely a concluding note or signature.

میں نے اپنے ہاں سے کچھ لکھ کر دیا ہے کہ اس کو دیکھو
 کہ اس میں کیا ہے اور اس میں کیا ہے
 کہ اس میں کیا ہے اور اس میں کیا ہے
 کہ اس میں کیا ہے اور اس میں کیا ہے

میں نے اپنے ہاں سے کچھ لکھ کر دیا ہے کہ اس کو دیکھو
 کہ اس میں کیا ہے اور اس میں کیا ہے
 کہ اس میں کیا ہے اور اس میں کیا ہے
 کہ اس میں کیا ہے اور اس میں کیا ہے

میں نے اپنے ہاں سے کچھ لکھ کر دیا ہے کہ اس کو دیکھو
 کہ اس میں کیا ہے اور اس میں کیا ہے
 کہ اس میں کیا ہے اور اس میں کیا ہے
 کہ اس میں کیا ہے اور اس میں کیا ہے

دیوان زند

گلشن چمن مکتوبہ مبارک رہے اور مکتوبہ	
سوداے گلستان لبس میں نہ ہر گل	
میں نے اپنے ہاں سے کچھ لکھ کر دیا ہے کہ اس کو دیکھو	میں نے اپنے ہاں سے کچھ لکھ کر دیا ہے کہ اس کو دیکھو
میں نے اپنے ہاں سے کچھ لکھ کر دیا ہے کہ اس کو دیکھو	میں نے اپنے ہاں سے کچھ لکھ کر دیا ہے کہ اس کو دیکھو
میں نے اپنے ہاں سے کچھ لکھ کر دیا ہے کہ اس کو دیکھو	میں نے اپنے ہاں سے کچھ لکھ کر دیا ہے کہ اس کو دیکھو
میں نے اپنے ہاں سے کچھ لکھ کر دیا ہے کہ اس کو دیکھو	میں نے اپنے ہاں سے کچھ لکھ کر دیا ہے کہ اس کو دیکھو

میں نے اپنے ہاں سے کچھ لکھ کر دیا ہے کہ اس کو دیکھو
 کہ اس میں کیا ہے اور اس میں کیا ہے
 کہ اس میں کیا ہے اور اس میں کیا ہے
 کہ اس میں کیا ہے اور اس میں کیا ہے

میں نے اپنے ہاں سے کچھ لکھ کر دیا ہے کہ اس کو دیکھو
 کہ اس میں کیا ہے اور اس میں کیا ہے
 کہ اس میں کیا ہے اور اس میں کیا ہے
 کہ اس میں کیا ہے اور اس میں کیا ہے

[illegible]

Handwritten text in a large, flowing script, likely a continuation of a story or a collection of poems, written in a cursive style.

Handwritten text in a smaller script, possibly a commentary or a separate poem, written vertically along the left margin.

انکار کیا کر گیا تو عصیان کا جسے پھر ملے
نہ خود دگو وہ ایک روز من نشین

<p>کہ زینا در پہ چارے دے دے کیا لیتے ہیں تو من عسرتی مٹی منزل ہستی کی ہو میرے ہم سے مجھے جھوڑ گئے ہیں وہ بھینچنے کے ایک بنا کر جو ہے پاس تو چھین سامنا لا کر مصیبت کا ہے پر کوئی کو چھ دو دست میں کھیلوان دے گا زلزل ہو جی کا مضمون نہیں نہ پتہ حق تو یہ ہی کہ عجب لوگ ہیں وہاں شہر دو شہر کرتے ہیں جی دور دور پر ب لب بپتے ہیں جو شام نہ تو ہے گر چند روٹش میں یہ لوگ مگر جا ہیں تو ہوے دیہات میں روٹش ہی سلطان جام جمے آئے تھے میں سمجھتے ہیں جو کد ریت ہو تو ہر من چھینو گئے کبھی</p>	<p>ابو جہل حسن فیروز کی دعا لیتے ہیں ہر گھنٹی بیاہن ہر دم زور کو لیتے ہیں قابلا دے تو ہو تو کو کو لیتے ہیں سر قاصد کے لئے بال ہا لیتے ہیں آسرا ہے ہر ماراں من لیتے ہیں سرکش آنکھ میں کو کو لیتے ہیں کیون بال اپنے مہر پھر لیتے ہیں اپنے سر غری کی ناحق یہ بلا لیتے ہیں آسان اہل زمین مہر اٹھا لیتے ہیں وہ گمانی کا وہی لوگ تو لیتے ہیں سلطنت موتی ترے وہی لیتے ہیں یاد بیاہر شام آگے ہا لیتے ہیں بسک جس کانے میں مگر لیتے ہیں وہی ہم خاک کو لیتے گنا لیتے ہیں</p>
--	---

عجب سے پان اور مہرا ہر کام انکار دے
خو غزل حضرت انش کو دیکھا لیتے ہیں

یا تو رہت نہیں ہر خوب رخت میں
پارس کا ہو خواص جو ہر شے ہو

دیوان رند
Handwritten text in a large, flowing script, likely a collection of poems or a continuation of a story, written in a cursive style.

Handwritten text in a large, flowing script, likely a collection of poems or a continuation of a story, written in a cursive style.

سب سے پہلے میری زبان سے نکلتی ہے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے

میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے

اٹھائے ہوئے ہیں میری زبان سے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے

میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے

میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے

دیوان رند
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے

میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے

میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے

میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے
میرے دل کی باتیں سب سے پہلے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

میرا ہون و میں کما کر عشق الہی گزار دے

خدا جاسے تو زنداکی در مقصود ہوا تھا
تو ان کے اک غوطہ لگا پھر تو سبہ میں

تو کون کر کے اک غوطہ لگا پھر تو سنبھل مین

اندک سے تلخی چھڑا کر جو کسی بھی شخص سے
 میں کیا جانوں کہ میں کتنے ہیں کواٹھیاں
 بلند ہوئے اگاہ ہوں ابا طفلی سے
 اگر دندان جانی کے منہ میں کھینچا
 جنون عشق کا مجھ سے ہو بوجھ سلسلہ
 برسی دیوانی ہو جانی تو کب تک ہے لگی
 ہوتے ہی ہوتے اپنے صحبت ہو کی آخر
 بچائے انکلی سے شہر کی ہم باد تو شو کو
 خیال مج کے کہ کواٹھیاں
 کلام چھڑا کر کس سے اے اے کا کوا
 بڑھ چھڑا دھن دھن دھن دھن دھن
 شہادت کے لئے کافی ہو خون اقساں
 دامن زمین کی بھی زبان تو جیال یا
 برسی ہو کواٹھیاں دھن دھن دھن دھن
 ہوا ہم سناہ یا بر بقا تو ہرے دل کا
 بڑا کواٹھیاں کواٹھیاں کواٹھیاں

Handwritten text at the top of the page, likely a title or introductory note, written in a cursive script.

قصہ سہی پر مجھ دلگیر کی حاجت نہیں خاکساری کا نبی جو ہر کسی کا نہیں قتل کو کافی جو ہر جیش پروری اوصو کو پیشیاں جو تو آفت کی ٹہنیہ کہ یوں تو قصہ بانی کہ اکون میں حال ہار کشتہ مہرگان بہار و سہا راہیں ہٹ فقر کی دیوت غنی گردی ہو انسان کو زیر آشی سے جو یا ہرین ہی میں لگے مے سراغی نظیر و نئے لیے ہر نقل در کام آخر جو ہر فیض در و ہجران کا سچ جو کہ لکھا خوب لکھا کاتب تقدیر نے قتل گر حکم کیا جو حق کا حکم دے یہی جنت کا وہی عالم کو انکا دوری کاشتمین آپ آہوا کر اپنے گلے کون ایسا ہو نہیں جو شمس کا تقصیر کیسا سے جاننا ہوں نکال کو سے دور	اس موقع میں ہی تصویر کی حاجت نہیں انفکشتہ ہو کو کو کاسیر کی حاجت نہیں یہ کہاں ہو تو شمس کی حر کی حاجت نہیں آجہ تصویر پر تصویر کی حاجت نہیں سب تجھے معلوم ہو شمر کی حاجت نہیں کام اگر تو میرے شمس کی حاجت نہیں جسکو یہ نصب ملا جاگیر کی حاجت نہیں شمع کو تصویر کی گلگیر کی حاجت نہیں ایسے درد آد کو کچھ نہ بھر کی حاجت نہیں چھوڑ دے تقدیر پر جو تصویر کی حاجت نہیں اس نوشتے میں کہیں تحریر کی حاجت نہیں بیگنہ کی لاش کو شمس کی حاجت نہیں کون کسا ہو کہ اب ریح کی حاجت نہیں اوس کا راکن تجھے نہ بھر کی حاجت نہیں جرم اگر ہو تو کچھ نہ بھر کی حاجت نہیں میں ہوں غنی مجھے کسیر کی حاجت نہیں
---	--

دیوان رند

Handwritten text on the left side of the page, continuing the poetic or narrative content, written in a cursive script.

کے کہوں اگر کہہ دو میری ہر ہر جان	حال دل ظاہر ہو کچھ تصویر کی حاجت نہیں
سر کی عشق کی رگہ میں غلو میں	یاں سلیمان کے لیے مریہ میں

Handwritten text at the bottom of the page, likely a concluding note or further poetic lines, written in a cursive script.

گلشن بغیر بار چرخ نفس سے تنگ
 سودا یوں سے عشق میں کوئی نہیں سوز
 کتنا ہی سحر و غیرت شمشاد سے
 سیکلے تمھارے ہر پت کی ایک ہی چھان
 کہتے مہین شکر کے وہ ذات صفیات کا
 ہر طرح خاک بارہنِ حق کے سخن
 نام خدا جمالِ رب و انکا کمال پر
 یکساں ہی مہرِ جان اکسیر خاک کا

اسنو جسے خواب میں اسی صبح نظر میں
 مجھ میں آب و بیجے ہمارے شہر میں
 آزاد میں ہی جو تمھارے سپر میں
 آسند سے اس لیکر کا وہ نظر میں
 واقعہ پیشانی میں وہ مجھے نظریں
 ہم کشت خشک جودہ ابرو میں
 جودہ پرس کا سن و ماہ بد میں
 بہت تو بادشاہ کی ہو گیا نظریں

صحت پر اس کو کہ ہوا نہ ندر کی ہے
ہم پر ہو چکے ہیں وہ لعل شرمین

عزیز کے لئے جو دل سے اپنے
 اترے ہر کام میں سدا سے رہنا
 جیتے جی چھوڑنے میں کب یہ قدم
 تو میرے ہر سوسن و جمال
 اختیار آپ کو ہر حضرت عشق
 ہجر کی شب گزرا دیتے ہیں
 جگر و دل جلا کے خاک کیے
 جس نے آپ کو اپنا دنیا کے لئے
 چھوڑا وہ نہت ہم آؤ نہی

روم کے لئے میں دو ہزار سے
 چوبیس لاکھ تھے سارے ہند
 ایشیہ کے قول یہ ہے میں
 اور یہ ماہ روستہا رہیں
 اب کر تھے غرض تھا کہ میں
 بیش غریب ہیں مجھے تارے ہیں
 تپ حیرانی کے کیا حوا ہے میں
 میں نے کہا ہاتھ بالوں ایسے پر
 گنا کے گور کے کن سے ہیں

و پوآن رند

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

عالم بین جہتی کسی گھٹا کو نہ دیکھ سکتا
 جو تھوڑے میں تھے وہ کرشمے سامان دنیا
 زار و جہیز خند رہی زور و جبر کا دیا
 ایک داخل بخلا یا مساعی میں نہیں
 معجزہ کیونکر کہوں میں حق کا نہیں
 اوپر تو پھر بڑیوانہ سالک نہیں

کس کے آگے نہ بڑھتا تھا غمخیز پرانی کڑوا
ایک بلبیل مہنوا میرا غما دل میں بہنیں

غایکرا و دست بجان بنش جان ساکرین
 متلاشی شد فلک کے سب سے میں
 مضحک جگر میں اعضا سے بدن ساگر
 ہر طرح نسرل مقصود کو ہم پوچھینگے
 اسکی بخشش نہیں باند مل و دعا عطا
 جو کوئی دیتی جو سنا زنگی تیری جان
 آج تک میری سدا رات میں کچھ فرق نہیں
 دم بدم قتل ہوا جانا پوچھوں گل جاتا
 یہ جلن کو جلن جو کر چکا جانا ہوں
 میں بہ ارق و نہات کی ہنسی تیرے
 یاد آ رہا ہے جس خاصا شبے روز و ہاں
 کوئی دلیل تھی وفا دار میری مسامحت
 شکے جیسے ہرے میں غل میں سے ہے
 گاہ ہر گاہ تیرے کام میں آجائینگے

کہنے جا جائے وہاں جو زمین کا کرین
 جو ثوابت تھی وہاں اب خج پہ ساگرین
 اعلیٰ فرقت محمد کے ہم مارے میں
 شک کہے نہج کہے ہیں لو نہیں ہیں
 وہ کہے رحم تو انک بات پچھ جائیں
 تیرے کشتہ کے جانبے نہیں جو کرین
 اسلک سن لو کہ کہے وہی ساکرین
 آند و شد ریش کی ہر کردار کرین
 جگر و دل میں کو جی میں انک کرین
 رہ تیرے میں کو مارا شکر کرین
 اسبہ اعلیٰ میں کہانی کے انک کرین
 چھوڑے کہہ گئے کہے کوئی میں ساکرین
 سہو گئے دیا میں کو کہیں ساکرین
 آج اگر کہہ کر دانت میں نا کرین

کہنے جا جا کے وہاں جو زمینیں کاہیز
 جو ثوابت تھی وہاں بھی چپہ سا کہیز
 یا ۲۲ فرقت محراب کہ ہم راہ میں
 تھک گئے تھک گئے ہم نے زمینیں کاہیز
 وہ کہے رحم نواک بات چھٹکار میں
 تیرے کشتہ کے جانے نہیں جا کہیں
 اب تک کہ لوگوں کے وہی جا کہیں
 آمد و شد فیض کی ہرگز دیکر زمین
 دیکر دل میں کہیں زمین کا کہیں
 اب تیریں زمین گو یا کہ شکار میں
 بے فائدہ اعلیٰ کہیں کہیں کا کہیں
 پھر سے کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں
 سر ہاتھ دیا کہیں کہیں کہیں
 اب اگر کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں

دیوانہ

(Faint handwritten Persian script, likely bleed-through from the reverse side)

[illegible]

۷۶
 این دیوان در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است
 و در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است
 و در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است

<p> در این دیوان در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است و در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است و در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است </p>	<p> او بری هر وقت در حال و روز و مشورت و نصیحت است و در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است و در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است </p>	<p> این دیوان در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است و در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است و در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است </p>
---	---	--

دیوان زند

<p> در این دیوان در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است و در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است و در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است </p>	<p> او بری هر وقت در حال و روز و مشورت و نصیحت است و در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است و در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است </p>	<p> این دیوان در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است و در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است و در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است </p>
---	---	--

این دیوان در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است
 و در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است
 و در بیان حال و روز و مشورت و نصیحت است

[illegible]

[illegible]

[illegible][illegible]

مشتاق ہوں مشتاق ہوں یاد آگیا
 صحرانوحے دکھلاؤ کہ گلزار دکھاؤ
 خوشتر سہی آج ہی ویدار دکھاؤ
 پستے کی طرح پست بدیوار دکھاؤ
 ہم زور دہوں تم بھوکے رخسار دکھاؤ
 تل و کاٹک بلوار بر و خوار دکھاؤ
 پھر ایک نظر جلوہ دلار دکھاؤ
 ایجان زیادہ نہیں دوچار دکھاؤ
 پھر مجھے دکھلاؤ کہ تلوار دکھاؤ

آجیا و بس اب راہ نہائی یاد رکھا کہ
 عالم ہو سو ہو مجھ میں بیان ہو میں کا
 فردا ہے قیامت کا نہ آفرار کرو جان
 عاشق ہیں بہت ایک تو خنک کوئی عبا
 عالم نظر آجائے ہمارا اور نظر ان کا
 تلووار لگا دھجے گولی سے نہ مارو
 ہر دم متقاضی ہو ہی حسرت دیدار
 فرماتے ہو عاشق ہیں کہ تم مجھ کو
 عشق ابرو و ترکان کا موسا سحر

پہون دریدار دکنساک

مشتاق ہوں مشتاق

دیوان زند

ساقی بنے مسیح مستوح آفتاب بنو
 صہر لڑن فدا بکین تجھے بھی کوا
 پھر کو بن سیکر چاہے جام شراب ہو
 پہلے جو بیک شکر کو نیرا حساب ہو
 جگہ بھی سرور وہ بتا بچا بھو
 او عشق پردہ تھر ترا خانہ خراب ہو
 روح اسکی شاد ہو کہ تھیں بھی تھا
 یہ عین ہوتے مردے جو عمر بھڑا ہو

ہنس کرک ماور کو جو زہری شربت
 انا دودھ سے قتل پہ قاتل شتاب ہو
 اک بزرگ و خوش کی فتنہ میں ہی جو
 ٹوٹ نہ آئے اور دیکھی ہوئی ہو گئی
 ساقی ملا شراب جو کیفیت میں اُس میں
 رسوا کیا ہے بھی مجھے متسم کیا
 چل کر رخصا و قبر بہ عاشق کی بزم میں
 مر جاؤں میں گار ہو سب جدا سے

ایناں جو زبان سے کوئی بات نہ کرے
 کو کھلی میں ازایا نہ کرے
 مدعا جو زبان سے کوئی بات نہ کرے
 کو کھلی میں ازایا نہ کرے
 خوف مطلب کو زبان سے کوئی بات نہ کرے
 کو کھلی میں ازایا نہ کرے
 ایناں جو زبان سے کوئی بات نہ کرے
 کو کھلی میں ازایا نہ کرے
 مدعا جو زبان سے کوئی بات نہ کرے
 کو کھلی میں ازایا نہ کرے
 خوف مطلب کو زبان سے کوئی بات نہ کرے
 کو کھلی میں ازایا نہ کرے

72
این نوشته است احکام و تفسیر آن
که در این کتاب مذکور است

پھنسنا انسان کی پکڑی ہوئی چوڑی دیکھو
 کیا چٹکتہ کیا داغ جامہ درمی نے دیکھو
 فتنہ جو نکایا سحر می نے دیکھو
 ہوش کے بندیا، تجھ ہی سے دیکھو
 دھوم ڈالی مری شوریدہ مری دیکھو
 جی کی جی میں کئی نے بال بری دیکھو
 محاکو دیوانہ بنایا ہی مری سے دیکھو
 کیا غصہ ہے جایا جو مہمان مری دیکھو
 بسوں ڈالا مجھے سوز جگر سے دیکھو
 تھوڑے سیکنڈ کیا کب درمی نے دیکھو
 گل کھلا یا جو قسم سحر می سے دیکھو
 قید کروا دیا شوریدہ مری دیکھو
 سننے انداز سے اس کے غصے دیکھو
 یہ کھاسے مری نے بال بری دیکھو

کیا سمجھائی ہو اسے جلو گری نے دیکھو
غیر میں تنگ تبا سے تباہی کی تباہی
خوابِ غفلت سے غیثِ شمع کو بیدار کیا
عمرِ دود و زہرِ نسو گویا سبوشی میں
ہر کے مشتاق پرستانِ شمع کی پوری
عزیزِ حسرت ہوا زہرِ شمع کی دل سے
دیکھ کر اپنی گلی میں کہنِ پتھر سے
ہاں مشتاق سے عاشق گیا بقیہ کا
تکے پر گئے سینے سے نالوں کا بان
کھل کھلا کر دیکھو میں نے کہا تھا
برگشتِ چمن میں اسے لے آئی جو
پایہ پر ہو لے لے لے لے لے لے لے
جو تباہ ہو لے لے لے لے لے لے لے
تاجِ لائی صبا دوشِ صبا دوشِ صبا

[illegible]

وہابیوں کا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

خودمان کیونکر
اثری سے دیکھو

کتاب دکنیہ کی تاریخ	پندرہویں باب
---------------------	--------------

لاشعری نکلتے رہتے دو چار جلیں
بار بار رہے آیا دیہ گلاز اور جلیں
جنگل کے پھل سب کا فروید اور جلیں

ملفوظات امیر اہلسنیہ کے لیے
مکمل کتب خانہ
پیشکش

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

عازم عالم ہو کر پیدائش
 الہام کا شہ زبانی میں
 فتنہ فتنہ میں ہوا
 الہام کا شہ زبانی میں
 فتنہ فتنہ میں ہوا
 الہام کا شہ زبانی میں
 فتنہ فتنہ میں ہوا

<p>پتلیاں چھپکے کمر کی طرح جالو سے</p>	<p>حسرت یا مین کامہیں ہرین اسد چو</p>
<p>ہوگا مردہ نہ حراب اپنا پس از مرگ ابر خدا</p>	<p>کو کر کج دست ہین یا راتہ چر عسائون سے</p>
<p>عوض سمجھ کے مین مرے زغار ہے چوب بادام سے لازم ہو مجھے مار ہے پانوں بھی کسے تو مشفق یہ گمگار ہے بچ بچہ نہ کوئی ادھر کمر یا زار ہے سمون نہ شیر سی ہو جو تلوار تلوار ہے تھے حسد سے جدائی ہوئی بیار ہے ہاتھ دو کر مرے پیچھے مین مہر دار ہے اک طرف لوٹ مین پے مین دیو چار ہے دل ادھر مانتے ہیں کیسو تھمار ہے کیسے جھکے مین تمہارے کافر ویندار ہے عالم حضرت عباس ہی کی ماری ہے اشران گر مین کہا تک شہ جبار ہے لوٹے ہوئے گئی کو جو مین دو چار ہے دہ کے مہر جاون اگر سایہ دیوار ہے سامنا ایسی مصیبت کا جو ہر بار ہے صاعقہ بنے مری آہ شہر ہمار ہے</p>	<p>آگہ تجھ مین جو کسی یہ بیت عیار ہے الفت شہم صنم کے ہوں گنہگار ہے ہاتھ باندھے چوکت ہوں کرو قصور بڑھ چکے کیسو تھمار نہ داخیر کر ہے ہر مین وہ عاشق چا نماز تراوقال ہو چکے کیا مہر مصیبت جو تری کیسی مل بھاگن کس است کو تو نے ہو مین سگار ہے اس طرف سے ہو کیا باز دا دانتے زغا مین ادھر طالب جان شہ سیاہ خون ریز قید رہب مین چھپے چور کے زندانی اپنی نو بندی کو آکے نہ نریات کو اگر اب گلے کئے مین دو چار کے اور شک ج جیسے جب قیرون سے تلوار پلے سر ہینا نا تو افی نے کیا اس قدر اب زاریعت عشق کی کھائیں قسم ہر محبت شہ جا گشت دھن کو جو ہو کر ارباب</p>

کاش نامور ہی تجھ مین دل انگار ہے
 کشتی ادا مین تو اک دل انگار ہے
 خبر پیدن بھول تو اک دل انگار ہے
 کاش نامور ہی تجھ مین دل انگار ہے
 کشتی ادا مین تو اک دل انگار ہے
 خبر پیدن بھول تو اک دل انگار ہے

دیوان رند

خانہ سے کسے پر ویدہ خون جاک
 حق تبار کے کو جو جان کا دن
 مین گنہگار سچا ہے عیار ہے
 عازم عالم ہو کر پیدائش
 الہام کا شہ زبانی میں
 فتنہ فتنہ میں ہوا

عازم عالم ہو کر پیدائش
 الہام کا شہ زبانی میں
 فتنہ فتنہ میں ہوا
 عازم عالم ہو کر پیدائش
 الہام کا شہ زبانی میں
 فتنہ فتنہ میں ہوا

بہارِ حیات کی یہ شاخیں ہیں جو ہر طرف سے
میں سے نکلتی ہیں اور ہر طرف سے
میں سے نکلتی ہیں اور ہر طرف سے

میں سے نکلتی ہیں اور ہر طرف سے
میں سے نکلتی ہیں اور ہر طرف سے
میں سے نکلتی ہیں اور ہر طرف سے

دیوانِ رند
یوں کہتا ہے کہ میں اس غمت سے
میں سے نکلتی ہیں اور ہر طرف سے
میں سے نکلتی ہیں اور ہر طرف سے

ہم نہ کہتے تھے نہ کہہ اوس پہچانو گے
دستِ دشت کو دشت کی دہشت
ہوئے آرزو کسی اور سے کہہ چکے ہیں
نفسِ سخی کی کہے شوق جو جیسے چلے

اس میں میں میں چلا اور کلعت کو لے کر
حسن اتنا ہو روایت اسکی نہ بیکار ہوئے

صدے گزرے ایذا گزری ہجر میں جان رہی یا گزری کیا کون تجھ سے حالِ فرقت الفتِ بٹ نے کر دیا کافر آئے نین تم عرصہ گزرا گزرے جسم ہم دنیا سے بھر جان میں زلیست ہماری کس سے کہتے کون سینگا کشت تھا میں عشق سے بار آ فرج ہی گئے ہم واہ ری غفلت ابتو ہو شغلِ خونِ آشتی کافر بھی نہ گزرے ایسی وقت مرگ یہ جی میں گزرا	بہر میں میرے کیا کیا گزری رند کو تم پر کب گزری گزری جو کچھ حسدِ ناگزری یک بار حشرِ ناگزری سج کیا کس نے کیا گزری پہننے جانا دنیا گزری ھلک حساب دریا گزری کیا کیا گزرا کیا کیا گزری دیکھا جو دل شیدا گزری انکو خبر بھی نہ اصلا گزری نوبتِ جام وین گزری ہم پر جو سب ترس گزری زندگی ابھی بچا گزری
--	---

یوں کہتا ہے کہ میں اس غمت سے
میں سے نکلتی ہیں اور ہر طرف سے
میں سے نکلتی ہیں اور ہر طرف سے

دہ
 ہرگز نہ دین میں تیری شہرت ہو
 گوری رنگت سے ہر دم و وقت ہو
 کھنکھاتی ہوں تیری صورت ہو
 گھبراہٹ میں تیری صورت ہو
 ہرگز نہ دین میں تیری شہرت ہو
 گوری رنگت سے ہر دم و وقت ہو
 کھنکھاتی ہوں تیری صورت ہو
 گھبراہٹ میں تیری صورت ہو

تم پہ جو کچھ ہوا سزا تھی رنڈ
 کیون بھڑکے ایسے ہیروز سے

یار کوئی بھی وقت فرصت ہو
 جھوٹا بتان مجھ پر منت ہو
 وصل کی ایک یہ بھی صورت ہو
 ہم میں اور سیر دشت غربت ہو
 اے اجل مجھ سے کیا ندامت ہو
 کیا ہی زور و زور نہ دشت و شہت ہو
 غسل میت ہو غسل صحبت ہو
 دل لگی انے انے صحبت ہو
 کچھ غزلت ہو سچ فرقت ہو
 ایسے غمخوار تھے محب کو فرقت ہو
 اوہری کوئی آدمیت ہو
 ابھی تو بھولی بھولی صورت ہو
 کیا جنون خیر دشت و شہت ہو
 سچ یہ ہو کتنا ہیروزت ہو
 دفن جس جا شہید لغت ہو
 مر گیا کون کس کی تربت ہو
 کونسی زندگی کی صورت ہو

جب سنا مشورہ میں خلوت ہو
 خیمہ سوا اور کس سے الفت ہو
 کھینچی تو ام مری تری تصویر
 خوش ہو جو وطن میں بل وطن
 ہاں مدت سے وقت فرصت کی
 توڑیں جوڑی کی طرح ہنسکریان
 مری عشق کی شفا ہو سورت
 میں بڑے وقت میں یہ اپنے فریق
 نئے وفا یار کا تصور ہو
 حب سناک و صولت ہو سنا
 اپنی دیوانوں سے یہ اڑھلتا
 روزی روزی کیسے مانتا
 تم بھی یا خضر کو کھلا ہے گئے
 یوں خوشاد سے کچھ گئے کوئی
 اکھ ماراں طرف سے گذرا تو
 فاقہ دور کنار یہ نہ کہتا
 یاد صورت نہیں دکھانا رنڈ

دیوان رنڈ
 کھنکھاتی ہوں تیری صورت ہو
 گھبراہٹ میں تیری صورت ہو
 ہرگز نہ دین میں تیری شہرت ہو
 گوری رنگت سے ہر دم و وقت ہو

کیون توڑتے دیوانوں میں طاقت ہو
 ایسی توڑتے کیسے آئے ہو مجھ پر
 چیتے تیرے سے نصرت ہو
 دور ہو سنا سے کھو سب کچھ ہو
 یوں سلیمان خدا کی قدرت ہو

کیون چھپا رہی صورت و لباس
 شہرت زد سے کی شہرت و لباس
 ایک حالت ہو ایک حالت ہو
 جان بلی تیرا دل جلتا ہے
 اس کا عادت نہیں عادت ہے
 کیون چھپا رہی صورت و لباس
 شہرت زد سے کی شہرت و لباس
 ایک حالت ہو ایک حالت ہو
 جان بلی تیرا دل جلتا ہے
 اس کا عادت نہیں عادت ہے

دوستوں سے مل کر ہنسنے کی بات نہ کرو
 کیونکہ ہنسنے سے دل بے چین ہوتا ہے
 اور دل بے چین ہو کر انسان کو
 دنیا سے الگ کر دیتا ہے

رنگدھون پر مسرور حال کرو	یار تنہا ہر وقت فرصت ہو
<p>سنا ہے دم کے ساتھ شور و شر کے یہ سبھی تمہارے یاد کر آئے کہ ہو گئے آہو مے فرار کے نبرے کو جو گئے ہنس کر دیا جواب کہ پھر کیوں مر گئے غفلت کہ سے سے دھوکے ہم بھگ گئے وہ بھی نہ پھر کے آئے جو لینے فر گئے لے لیکے فط جو میرے کنی نامہ ہو گئے مدت ہوئی کہ میں نے سنا تھا کہ مر گئے دامن میں اپنے جو گل امید بھر گئے ہم مشرین جو لیکے یہ دامن تر گئے قاصد گئے سفیر گئے نامہ پر گئے دریا ہزار مارچ سے اور تر گئے شمس و قمر قطر سے ہماری اعر گئے رنگ نسیم ہم ادھر آئے اُدھر گئے کیا اعتبار شام گئے یا سحر گئے ہم وہ شجر بین غلے سے جوئے ٹھہر گئے ہر چند ترک عشق کو برسوں گذر گئے</p>	<p>کو پیسے تیرے عاشق شور و شر سے مانند بونچہ شیم زدن میں گذر گئے ثابت ہوا جو کہ شہ چشم سیاہ یار رو کر کسا جو میں نے کہ مرنا تھا میری جان دیکھے جو ہوشیار میں تو سوطح کے گنج احوال کسکے پوچھے یاران رفتہ کا سفید یہ سا بھ بھی ہو یار و شنیدی کہتا ہو کیا وہ شمع کہ بجتے ہیں نہ کیا گلزار روزگار میں ہوش نصیب تھے سمجھتے تھے اسکو اگر کم سب گناہگار آواز آج تک کوئی نیکر جواب یار فرقت میں مل لاشک کا عالم جو چوہو کوٹھے پہ جب تھا کہ وہ زبر جس چڑھا وقفہ کیا نہ گل کی روشنی دیرین ہم آفتاب ہم میں زمین چراغ صبح بھولے بھولے آئے گلستان ہرین ایک ہا ایک ایک سے کہہ میں تھوڑے</p>

کچھ دیر کے دل کو لب لباب میں
 لکھ کر رکھ دو کہ میں نے
 کیا ہے کیا ہے کیا ہے کیا ہے
 کیا ہے کیا ہے کیا ہے کیا ہے

دیوان رند
 جو کہ آنکھ دھون دھون کر وہ کہہ گئے
 وہ ہم میں ہم کو نہ بولی بولوس کیان
 جاننا زاری ایسا کیسے ہو گیا
 عاشق نہیں وہ لوگ تو نہ تھے دوست
 یہاں پہنچا تو کہیں سے نہ تھا
 غم کی سزا نہ تھی نہ تھی نہ تھی

کیونکہ ہنسنے سے دل بے چین ہوتا ہے
 اور دل بے چین ہو کر انسان کو
 دنیا سے الگ کر دیتا ہے

کلیں کھینچ کر لے کر آئے ہیں
کلیں کھینچ کر لے کر آئے ہیں
کلیں کھینچ کر لے کر آئے ہیں
کلیں کھینچ کر لے کر آئے ہیں

کلیں کھینچ کر لے کر آئے ہیں
کلیں کھینچ کر لے کر آئے ہیں
کلیں کھینچ کر لے کر آئے ہیں
کلیں کھینچ کر لے کر آئے ہیں

جہاں سے اپنے دل کو کر رہا ہے
شہر تہا رہے دھڑکے جان کل گئے
ہو کر کھانسیبہ اٹھ رہے تالان کل گئے
جیران ہو کے تیرے پریشان کل گئے
دم تیرے عاشقوں کے مرجان کل گئے
بیل چمن سے اوکل خندان کل گئے
تم تیرے کن طوت مہ تابان کل گئے
ہم شام ہی سے اوشب مرجان کل گئے
توونکے پارغا رخلان کل گئے
قاہو سے اب وہ اوکل لان کل گئے
آگے بے نالاق نام و نہ جان کل گئے
سین شیکے لنگھو سے پریشان کل گئے
قزاق اہ کات کے جانان کل گئے
بجندے سے تیرے کیسہ مرجان کل گئے
منہ سین زبان رو گئی مدفن کل گئے
روپہہ جنگے شیرستان کل گئے

جس طرح منور رہا تا ہوا تا پ اپنی
پرہیز میں کہو تے میرا جو رہی ہو
فلو پکسان محبت سستی نہ ماست
دیکھا جو تو نے اپنے منہ اپنی لاف کو
وہ جان تو نے آکے جو انکی خبر نہ لی
عشاق تیرے کو پچے سے ختم ہو گئے
تاریک ہو جان ہماری نگاہ میں
معلوم تھا کہ تو آئیگی اس لئے
عشق بتان ہیشت نور دی سب کو
پھر گھاسا پر پڑھیں تیری مرملی ہو
ظہر نہ کوئی مہ کو نہیں میرے سانس
عاشق تھا تیری لاف کھا تے نہ ہوتے
دیکھی جو دست ہر تری ترکہ ہم کی
مات چوٹی کو تجھے ہیں سلسلہ میں
کیسے رفیق آمد پیری میں جلد سے
مگر انقلاب دہری ہو تو دیکھیں

دیوان رند
کلیں کھینچ کر لے کر آئے ہیں
کلیں کھینچ کر لے کر آئے ہیں
کلیں کھینچ کر لے کر آئے ہیں
کلیں کھینچ کر لے کر آئے ہیں

فرقت میں خوش نہ آئی ہیں میرا رند
گھر کے سوئے کو حیر جانان کل گئے

کیونکر خیرگی سے ملاقات آج کی
وامتد کیا ذلیل ہوا قات آج کی

کلیں کھینچ کر لے کر آئے ہیں
کلیں کھینچ کر لے کر آئے ہیں
کلیں کھینچ کر لے کر آئے ہیں
کلیں کھینچ کر لے کر آئے ہیں

[illegible]

غنڈا آئی ہو نہ عاشق کی لعل آئی ہو
 لون نہیں ملیں ہر جہت کی ہوا آئی ہو
 لیلی آئی ہو مگر روبرو بقا آئی ہو
 کھینچ کر دانی ہو چہ غنڈہ زلی آئی ہو
 آپ کو درد محبت کی دعا آئی ہو
 میرے گلزار میں لون کیجئے صبا آئی ہو
 خاکے کرتے نہیں صبا کو چلائی ہو
 کیا لکھا تو تھے اے عطر حسنا آئی ہو
 دل ہنسکا جاتا ہو جب سوہو آئی ہو
 باغ حین جا کے صبا آگ لگا آئی ہو
 راہ پر پئے اگر سفر رسا آئی ہو
 باغ سے نازہ لبیل کی صدا آئی ہو
 توبہ توبہ کی جو مژدہ سے صدا آئی ہو
 میں ہوا تا ہوں یہ پاس نہ کیا آئی ہو
 دیکھنے کو حرساں غنچہ خدا آئی ہو
 جان نکست ہو زبان میں کراہائی ہو
 سیر کے واسطے اک حور لقا آئی ہو
 رو رو میرے صبا آئے ہیں جانی ہو
 یا فقط آنکھیں ہی غصے کی کھلائی ہو

دیوان زند

آوارہ کیا کیون عدم کیا دستے لکر
جی سی لاشیں بنیں باب باد و توئی
بیکار کوئی تندی صوفی نظر کی
تو بھولتے دست سے طلب کی تو بھول کر
کہ ہر نہ چلے تو خیالی یاد کر
ہر نہ کھرت راہ و صخر جی
بہر خرقہ بازی تندی بنیں صوفی
بہر خرقہ بازی سے عالم حجابی

یادگار ہوا رہا ہوں دل کو چکا محسوس
ایجاز جنوں ہو ہو چلا میں سو سحر
دولاب کا عالم رہا فرقت میں پیش
ہمراہ جو تھی بخت کے گشت کی محبت
البت تری اور روح روان تیرے دم
دن وصل کا موقوف تھا تار کی بکری
پوچھو نہ کوئی مجھے کہ قصہ کیا کیا
دل کستا ہر کیوں پیتے ہو تم گنہگار

یوں کچھ نے خبر پیش اور نامہ بر آئی
زخم مرے بانو سے از خود آئی
خانی اک شہم تو اک شہم بھر آئی
نا باب اجابت گئی اور دلے آئی
آئیز ہوئی خون میں گئی پوچھ گئی
اندھیاری بھی او غیرت شش قرآنی
کچھ اپنی خبر بھی نہ دی وہ خبر آئی
خالی کر و رو کے اگر چشم بھر آئی

یوں کچھ نے خبر پیش اور نامہ بر آئی
زخم مرے بانو سے از خود آئی
خانی اک شہم تو اک شہم بھر آئی
نا باب اجابت گئی اور دلے آئی
آئیز ہوئی خون میں گئی پوچھ گئی
اندھیاری بھی او غیرت شش قرآنی
کچھ اپنی خبر بھی نہ دی وہ خبر آئی
خالی کر و رو کے اگر چشم بھر آئی

دل چلو میں جات ہر مشاق کی طرح زند
سینے میں بھی کب گرمی نہ آسقا آئی

مدت میں تو او با دھارا پر آئی
آندھی کی طرح آئی طبیعت چرائی
خط یار کا آیا نہ زبانی خبر آئی
کچھ خبر تو ہو آج طبیعت کدھر آئی
لے شاد ہو دل مدت بچان بکری
جو دم تھمرے وصل شے ہر گھر آئی
کس کس سے اکھلا میں کون جھڑپ
پھر قہر ہوا طبع اگر عدل آئی
کچھ بخیرون کی نہ تھی اسے خبر آئی

برسون میں سحر یار کی لیکر خبر آئی
رکستی نہیں رو کے سے کسی پر آئی
دون اس دل مجبور کو کیا خاک نشی
ہو جہ ہر اک بات میں شہر کرتے ہو صا
المتہ قند ہوے وصل کے سامان
سکھڑنگا غریب کو روگ جان لے یاؤ
ریخ و غم و اندوہ ترخے میں ہن یاؤ
پختے ہن گھر گھر اگر رحم کرے تو
بشیرا رہوئے میں کہ وہی بھری ہو

دیوان زند

کیا دل میں تو سچا ہے بلک قرآنی
دیکھا تو سر پہ فقط اک نوک کی نور
بازو دھکے سو جھانکلائی نظر آئی
بائی نہ رہا دل میں تو کئی نظر آئی
میشا رہا ہونوت تری اب او جھانک
باعث نہ کھلا نہ تھرتھائی کا بھر
کیون مضطرب حال نسیم ہر گھر آئی
دیکھنی نہم کہ عدم سے ہوو کی

دن سو تھک گیا ہوں سے حجاب دار
جران میں تو سچا ہے بلک قرآنی
دیکھا تو سر پہ فقط اک نوک کی نور
بازو دھکے سو جھانکلائی نظر آئی
بائی نہ رہا دل میں تو کئی نظر آئی
میشا رہا ہونوت تری اب او جھانک
باعث نہ کھلا نہ تھرتھائی کا بھر
کیون مضطرب حال نسیم ہر گھر آئی
دیکھنی نہم کہ عدم سے ہوو کی

۹۹

افسوس کہ ان کعبہ جہاں اسلام پہ
 اصحاب ناز و خواہشیں آتی ہوں
 میدانِ شہر یار کا وہ پارِ شام ہو
 دارالسلام یاد کے کوچے کا نام ہو
 پہلی بے غل و دروغ زبانی ہوں
 مردِ غریب راہِ روزِ نکستہ ہوں
 دوشِ خوالِ فشت میں مجزگِ رام ہو
 جس شکِ گلِ کالا دروغیِ عکاس ہو
 زہا اگر شرابِ کاپیا حرام ہو
 ہر غولِ مثلِ خضر علیہ السلام ہو
 چند بے دشتِ گل و ماہِ کانا ہو
 آگے جو قولِ تھادی اب بھی کلام ہو
 میاں دیکھ لینا یہ میں نے نام ہو
 انجامِ کارِ عشقِ بہت سہرا نام ہو
 کعبہ ہمارے پار کے کوچے کا نام ہو
 وہ گنگو کا طور یہ طرزِ خرام ہو
 اتنی ہی تو سائیکلِ مبتلا کا نام ہو
 مثلِ شرابِ غیبتِ مومنِ رام ہو
 قولِ بشری یہ نہ ملک کا کلام ہو

پھر کھینچتی ہو الفت بت دہری کی طرف
 وجمع میل کے عین ہر شکل توفیق
 ثابت ہوا کہ خلوت غلامی اس کی گورہ پر
 روضین عظیم میں جو شہیدان عشق کا
 قاصد تجھے یقین نہیں قریبات کا
 دل پر روانہ کیے جان کے شوقین
 یاجم پرار صحبت، مجھس کیوں نہ
 سرور میں بھی بندہ آزاد کیسے ہو
 لینا نہ سا غم کے گوشہ بھی حودت
 جہنم کا کوئی غریب سحر اس عشق میں
 بیان ہر گداز کو اس کے ہولی سلطانہ صیاد
 دو دھکا ترانہ جود و دوست تیرے
 مشتاق اضطراب السحر میں ہو تو اگر
 مرعانا زہر کھاکے دلاقتہ مختصر
 سجدہ ہر حال شوق ناک و مان پار سوز
 و شام ہر رخسار میں جو شو کو رہی ہر دم
 دل ضبط غم کر گیا گرفت در جو صلہ
 جاہل نہ کہ نہت زندان ہی حلا
 السلام غیب جو مہر شہر طبع زاد

د پخواني ژوند

[illegible]

این کتاب در بیان احوال و عیال و کسب و معاش و تفریح و تنزه و غیره است که در این کتاب مذکور است

نظر سے اس کی نگاہیں نہ ہٹاؤ گی
نظر سے اس کی نگاہیں نہ ہٹاؤ گی
نظر سے اس کی نگاہیں نہ ہٹاؤ گی
نظر سے اس کی نگاہیں نہ ہٹاؤ گی
نظر سے اس کی نگاہیں نہ ہٹاؤ گی
نظر سے اس کی نگاہیں نہ ہٹاؤ گی
نظر سے اس کی نگاہیں نہ ہٹاؤ گی
نظر سے اس کی نگاہیں نہ ہٹاؤ گی
نظر سے اس کی نگاہیں نہ ہٹاؤ گی
نظر سے اس کی نگاہیں نہ ہٹاؤ گی

ہاں اس گل سے کیا دعویٰ نہ ہمیشگی کا
یاد دہانی میں کہے ہوش پر ہجر واری کا
کیوں نہ اعراض کروں چشم بدو
بار صبیح سے ہوا ہر امر مردہ بھاری

پیش ازین رہ نذر ابا نیشین تھی چہ ہے
بکے اب بیٹھے بین رہبان کلیسا کیسے

سنی سرگوشیاں میروئے اشک دیکھے
رنگ و جہنم فلک بھی نہ دیکھے ہو گئے
قول کے چٹکوں کی اندک کافر کو خوشی
رو بصیحت نہوا ایک مریض فرقت
پانوں ہر مرتبہ کس طرح نہ پلاؤں ابھی
بولاموس بنیں کوئی عاشق صادق پاپ
دل تو کیا جان بھی کی نذر سزا و جہنم

رنگ سے جتنے تھے اقرار ہوئے ای برعکس
قول سے فصل خلاف اپنے سارے دیکھے

کس گئی عمر غم و بچ میں بیچاروئی
خون کے خوں میں دکا فونہ چاروئی
مرے میں بگی ہو جان پہ بیچاروئی
شیخ ابرو کے مضامین بھی کرتے ہیں

جو مجھے کیا ہو مصیبت گرفتاروئی
مستیان کرتے ہیں میں کی ہجر واری
خوب لی تھے خبر اپنے گرفتاروں کی
راہ چینی ہو مجھے دھارتہ ملو روئی

عشق میں ہوش و فہم نہ رہا
عشق میں ہوش و فہم نہ رہا
عشق میں ہوش و فہم نہ رہا
عشق میں ہوش و فہم نہ رہا
عشق میں ہوش و فہم نہ رہا
عشق میں ہوش و فہم نہ رہا
عشق میں ہوش و فہم نہ رہا
عشق میں ہوش و فہم نہ رہا
عشق میں ہوش و فہم نہ رہا
عشق میں ہوش و فہم نہ رہا

دیوان رند

روح تھرائی تو صورت سے جانا روئی
عشق بار دہے مجھے دل دیا نہ سین
صبر و دیکھتا ہوں مار پر گوشت روئی
جس قدر اب یونین نہ ہنسی انداز روئی
مولیٰ پر اصرار کا گوشت سے خیر عار روئی
اس نہ تھرا رہا میں اٹھن کس کا بازو
یہ تو میری محنت کا گنگا روئی
زینت سر لاکے دکھا دو جو در عار روئی
قلی کھلی سے لگی آتش خوار روئی
مجھے بھی بڑھ گیا یہ سب فریاد روئی
لگتی لگتی کوئی دوست نہ تھا روئی
اس جو رستہ بھی کو پس نہ تھا روئی
جہنم میں بڑھ گیا یہ سب فریاد روئی
دل کی یہ بات کوئی نہ سمجھتا روئی
لگتی لگتی کوئی دوست نہ تھا روئی
اس جو رستہ بھی کو پس نہ تھا روئی
جہنم میں بڑھ گیا یہ سب فریاد روئی

12/

[illegible]

کیونکہ ہیدل ہونی پر گشتِ سرخسار کی
شہر پر گھوڑہ تفریز گہنگاروں کی
قدر سرکار سے کی خوب نمکخواروں کی
جسے بوسونگھی جڑے اگر ہو سکا تو کی
چال پیدا ہو ثوابت میں بھی سیاروں کی

کیونکہ ہر چہ مردہ تو ای شہر تکل غیر تو ہو
یاد رہا محال کی اپنے یہیں ہو جائے خزا
لب شیریں سے ترش ہو گئے تھے کلام
گل فردوس بھی ناک چڑھا لیتا ہر
تو خزان ہر تو ای شہر تکل ہر تو طبعین

رشد کھلتے نہیں کیونکہ حال تمہارا کیا ہے
 درد سے ہونے ہوئے ہیں ہر جہاں روکی

توپ تا صبح قیامت بھی زمین چلنے کی
وہ عجیب ہوں جیسے امید نہیں چلنے کی
خوجوئی ہو کتنا فاسوس مجھ ملنے کی
فصل اسو پھی ہو صحران کو کل چلنے کی
دو پہاڑ کسی طرح نہیں بڑھنے کی
پل لگا سکے تو قیامت بھی مہرے پلنے کی
میں گئے نہ گئے ہوں بچا ل نہیں چلنے کی
شمع روشن کروں ہر چند نہیں چلنے کی
پاں کسانے کی تسم کما کی مٹی ملنے کی
مہر کے طور سے عادت ہو مجھے پلنے کی

ہجر کی بات کسی ملو نہیں لکھتی
 کیا محب ہو جو گردن میں لٹکے
 ہجر میں بسکے لئے دوست تاسف ہضم
 اوی جنون خانہ رنج سے خست ہو مری
 یار سے وعدہ ملاقات ہی نذر والی
 عہد وفا سے لگا ہو مجھے نفرت کا روگ
 مات ہو بازی شطرنج محبت نہ دلا
 نور کو میرے یہ خانے سے ہتی ہو کر برب
 سوگ لبتا تو رکھا یا رہنے بھر عاشق
 قرص کا نور سے کب لبتی ہو سینے کی

یہ فیصلہ بخشنے ہو کیا منزل ہستی میں رہو
کونج درمیشیں ہو تیاری کرو چلنے کی

دیوان

کوئی ایسا بھی یار نہ ہو
شہد تو فرستے حج کی دیکھوں
تج کیا ہو پار چمن
وصلی افس ہو کر نہ ہو
دل عیش نے قرار تو جسے
عشق کا مل ترما تو جسے
سہو کیا کر نہ ہو

[illegible]

<p>یہ منڈیل اک دن ادھمچل جائیگی زبان موم ہو کر کھسک جائیگی کوئی دن میں صورت بدل جائیگی یوہین درو پھر آج ڈھل جائیگی نگاہ تصور پھسل جائے گی چملاو کی صورت سے چھل جائیگی ارے اوپری دیکھ چل جائیگی کہین صبح کی توب چل جائیگی مجھے ہنسنے اڑ درنگل جائیگی کسی اور سے اب بیل جائیگی بھٹکتے بھٹکتے سنبل جائیگی کہ دو دو دن میں چتون بدل جائیگی</p>	<p>نہ جاکر ویرم زندان میں سٹنچ کردن گاجو شور محبت عیان رہیگا نہ یوں حسن ناپا عیدار نہ دکھلائیگا منہ وہ خوشیدار صفا ہو جو یہ سید صاف کی وہ کافر ادا ایک اک دن مجھے تکرار سے حسن میں گر میان شب وصل تکرار لازم نہیں نہ چوٹی سنوارو براے خدا طبیعت کا میرے کروتم نہ دھیان مہین رہنے کا بعد چند سے چال مہین یہ تھی تم سے چشم امید</p>
---	--

دیوان برند

شب بیدار روز کالا ہی
تندرستی بین بسجلا دی
یختہ ہو دل تو بین کے رکھ
من نے ناز و نسیں کے رکھ
ارڈا اینک زلف کے چمک
یوسف کی زلف کے چمک
سک فداوان بتوں کی گردن
سک فداوان بتوں کی گردن

سرا کے قدم پر سے سرکاروند
کسین تیغ و تال اوکل جایگی

<p> رک گیا اُس پر ہی سے جی ہی اٹھو نہ رہا ہوش بخیزو ہی تو ہو شد اس حد کیا نمود ہو راہ پر آپ کا احبارہ کیا دجہ آزر دگی بتاؤن کیا </p>	<p> نہ بھی ہے دوستی ہی تو ہو سنا قیاس غل سنگشی ہی تو ہو بن پڑی ہے عاشقی ہی تو ہو ہم بھی آنکھیں گے گلی ہی تو ہو آلیا رنج دوستی ہی تو ہو </p>
--	---

روز در تری بزرگ بودین منتهی خوش رنگ اس گلسه اب تکلاور
پیشا کاجو کوروب تخالیا حسن جمعی عشق و فخر
موت جسم و ذات بیخود است دین کیونکه مکرده است پیر و عیب
نک مصنون تشبیه الایز

افسوس ہے ہوسے بھلائی
 مہمانی و الفت نہ ملے اپنے بیاہ
 خیرین ہر طرح محکم و مستحکم ہوئی
 ترستے کھڑے ہیں تو ہیچیت مل جاتی
 عیادت نے جو موت دکھانے لگے
 اسے میری الفت میں لگا کر دیتی
 ہر طرف غم و شرم و ماتم ہو جاتا
 شہر کی اس سب سے بڑی کھجور کی
 کھجور کی شاخوں پر لٹکائی کامل ہو جاتی

<p>کسین بھی نہ اعتراف حاصل ہوئی تسلی تری ایتوت تل ہوئی یہ دوایت قصیوں سے مال تل دہی بات کی جو کہ مشکل ہوئی ہلال شفق تیغ ستا تل ہوئی ہین بات کرنی بھی شکل ہوئی خطا اتنی مجھ سے تو قاتل ہوئی حببت ہوئی دق ہوئی سن ہوئی</p>	<p>جس میں بھی ہو آئے صحر میں بھی کھا کت چکا میرا جگر مٹا قدم رنجہ اس سیم تن نے کس تہیت رہی اپنی دقت پسند و کھایا جو خون شہیدان نے یگ کسو کچھ وہ لیمائیں اپنی طرف تری تیغ کے منہ کا بوسہ پیا یہ میں شہوان بیمار یاں جان سن</p>
--	---

مین ذیوائے بخون رہا اس کا زند
ری جسک لیل شمس تل ہوئی

<p>خون کو وصل خود دل میں جاتے مرد کا اور کھٹ کھٹ قضا سے پتے مین رہا گاہ محاسن ام کا پتے چکے چلتے تھے مزار شہدات پتے کسے شہید دی تھی شہر سے پتے تھوڑے تھوڑے سے جو جاتے تھے پتے بوجھ لیا ہوں جگر کی مہا پتے اڑے اڑے گاہ یار ہست پتے رہ گاہ پتے تھے اس زندا پتے</p>	<p>کہ نظر کسی عطا پر تو عطا سے پتے سلیتے نابود ہوا ہو میں قضا سے پتے سائے شہانہ کسی لہر سے پتے یون ٹھکرائے تھے مگر غریبان کچھ پتے کون کستا تھا جسے قدر کو بھلا شہوان اس طرح پھیل کے ہوئے تھے شہر سے پتے کوی جو کجا جو کسی رخ سے پتے استخوان بعد قضا بھی ترے ہوئے پتے تسلی پالی عشاق عین مد نظر</p>
--	--

دیوان زند

دین کا لکھا ہے وہاں سے
دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
لکھتے ان دیکھ کر دیکھ کر
تھوڑے تھوڑے سے جو جاتے تھے پتے
بوجھ لیا ہوں جگر کی مہا پتے
اڑے اڑے گاہ یار ہست پتے
رہ گاہ پتے تھے اس زندا پتے

دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
لکھتے ان دیکھ کر دیکھ کر
تھوڑے تھوڑے سے جو جاتے تھے پتے
بوجھ لیا ہوں جگر کی مہا پتے
اڑے اڑے گاہ یار ہست پتے
رہ گاہ پتے تھے اس زندا پتے

Handwritten text at the top of the page, likely a title or introductory verse, written in a cursive script.

دور روزہ زندگی میں سکون ہلال ہو
وہاں جان کے لیے بنے لہجے ہاں ہو
بڑا غضب ہوا اچھے خوش حال ہو
یہ صفت ہو کہ جسے ہاں و ہر ہاں ہو
یہ پوچھے یہ حقیقت عجیب حال ہو
میں زرد ہو گی غصے سے دھواں ہو
وہ روزوں سے غصہ کیا نہ حال ہو
نہرا نہ شک ہو کیا کیا نہ حال ہو
کسی کو رنج ہوا ہم شریک حال ہو
تھارے وہ سب سے کس کس کے خیال ہو
کبھی نہ حال ہوے اور بھی کمال ہو
میں سے طرح کے بھی چہرہ خیال ہو
کوئی پسے نہ پسے ہم تو پیا مال ہو
شاہو اچلی بنسبت کو کچھ حال ہو
تھارے ہجر میں جن کو گئے سال ہو
لگا کے آپ سے دل کو بہت حال ہو

ہو نہ سامنا دنیا میں کس کس آنکھ کا
خیال کیا جو جب دم اچھے لگتا ہو
پسے ہر جہت میں ہی جو رہے نہیں ہو
فقیں میں طاقت پر دانا رہی صدا ہو
شبے سال کا کیا اجڑا ہوا کون
سوال کرتے تو کہہ دیتا ہے بوسہ کا
کبھی ہو جیتے اچھے ہم اسکی بھی ہو
سینے جو ابھی سرگوشیاں قیوم ہو
منوگا ہمارا مانے وہ پہلے دوست ہو
بتاؤ کس حق آجستانی صرنا ہو
عجیب حال ہا عارضے میں قوت کے
دیباہی عارض جانان خاں کے جو ہو
وہ شمع کرتا ہو شمع دی لگا کے شمع ہو
مرفق کیے فی الجہر و بصوت ہن
وہاں مغفرت انکی کردار کا رات ہو
سوائے رنج و غم و درد کچھ نہ حال ہو

Handwritten text on the right side of the page, continuing the poetic theme.

لیو ان زند

Handwritten text in a triangular frame on the right side, likely a concluding verse or a separate poem.

لگا کر کے ہن مخدوب کی طرح سے ہو
سنا ہو رہے بھی درویش با کمال ہو
ایک کے دن اپنے پورے کر چلا
تکتے تکتے راہ تیری مری چلا

Handwritten text at the bottom of the page, continuing the poetic theme.

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
میں نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے

ہر کوئی کہہ کران جو میری طرح کو نہیں دیکھا ہے چک تلو دج میں سن تکیوں کے اوصاف نہیں تیار کے گھر چلے کسی گھر سے دم کھلی ہے جو فرقت میں نہ رہے ہر روز ناہنے بیٹھوں محبت کا ترسے گئے سرو قد گرہنیں اٹھتے تو بڑے زانو تھکا لہجہ کو نیا تر وہ وصل ایسے اپنے یوسف کی جدائی میں تھکا لہجہ کی محبت شہدہ چشم فسون کے سے اگر سینکے آواز میرے رونے کی جھلکے کرنا اب کسی ہو گا نہ حاضر در دولت فطر باتیں اس قند و طاق آج بکھارے	میں نے آج اپنے گھر میں ادب کیا سیرا دیو ان کیوں کان ملاحت ہو گا تیرے چھدا نہ ہے ابھی عیادت ہو گا باتیں سچا ہے تیری فرغ نہ امت ہو گا ظاہر ہو گا سر سبز پادشاهت ہو گا میری تعلیم علی مراتب ہو جائے حکمو بھی عالم رویا میں اشیاء ہو مثل معیوب اگر طمع بصارت ہو گا سحر کو رہا اچھا نہ کر کہ امت ہو گا بالہی سے موت آئے یہ غارت ہو گا گالی یا بوسہ جو دینا ہو عیادت ہو گا خضر بنیا ہو اب میں کفایت ہو گا
---	--

دیوان رند
میں نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
میں نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے

آدمی کیا شب فرقت وہ ہلا ہی اور رند دیو بھی ہو تو اسی صفت نقابت ہو گا	عاشق کی طرح آب میں نہ لور کو تکتے کس مٹی نظر سے ہیں بکھار کو تکتے سیخو اور ہیں بے خانہ بکھار کو تکتے ہم چاک نفس ہیں گھر کو تکتے کس نہایت میں صورت بکھار کو تکتے	میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے تو نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے میں نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے تو نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
---	---	---

میں نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
میں نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے

[illegible]

سوزش و جوش
شیع سالک عالمین جوان
باغ عالمین جوان
دیکر خلق کیا یوں گویں
تو کجا کو چسکے
بعد از آن ندای تو
نہی نشیہ نوحه من

دیوان رشد

اہل تصور اگر یا تھے وہ خاموش تھے
 یاد میں جسکے میں بھولا وہ ہلکا ہوا
 اپنی خاطر سے کیا انہی فراموش تھے
 جیسے ہی زبان میں تھا میں فراموش تھے
 دامن دلایہ ہو اگر کا انہی تھے
 جو کہیں کہیں ایسا لافن تھے
 چمنست اپنی حکایتوں میں تھے
 بے لطفی اپنی حکایتوں میں تھے
 دیکھ کر کئی فکرتوں میں تھے
 تھے جو کئی فکرتوں میں تھے
 تھے جو کئی فکرتوں میں تھے

میں گندم ہوئے بہن سینگ چاک	بیسے محرم کسی کی دھانی ہو
تخل تا تم پہ آسشیان ہر در	زمزم میرا نوجہ خوانی ہو
فہم ہو گئے جو حال دل ایچہ زند	
گھٹ گئے مرجائے جو انی ہو	

فصل گول بیخون لسا عینیاں ہوئے
 گاہ بیکہاؤ دھڑکھی رخ شرکان ہوئے
 شک فردوس گن پرترا وغیرت ہوئے
 طبع قائل کی طرح متو بھی جو مجھے خلعت
 میر ترنیرین اگر کس مہ کو ہوں فاسا نکلی لائے
 قد کشی جیسا مجھے زمیندہ ہوا و سرچون
 خطا آفا ذی انیران محبت کو شے
 گھونٹے اولوں کو غنچوں کے صبا کے مبار
 کو تھی کانیں جہانم یہ احو دست جہان
 دیدہ و دل کے کیا عشق پر پرویان فاش
 ذلعت کے سرور رخ اپنے فقر کو دکھلا
 پس کے گلو ارنگانی جو مجھے قائل نے
 شوق نظارہ بھیجے جاپئے ترے و دمک
 جانتے ہیں خیر غم ہے ہوا کا ثواب
 شر گھر حشریم کا شہرہ ہو رہا یوں چکے

یار با بہ آباد کسین خانہ زندان ہوئے
 اس طرقت بھی کرم خضر تران ہوئے
 یا نکلی دربا نیکو زربا ہو جو خوان ہوئے
 کیون نہ برگشتہ دم خضر تران ہوئے
 کینکے سوچ کی کرن صورت افشان ہوئے
 یار کی طرح اگر تو بھی خرامان ہوئے
 خطہ کسین یا کسے عارض پناہان ہوئے
 باغ میں بلبلوں کو درس گلستان ہوئے
 جاک جو حبیب کا ہو نامہ زمان ہوئے
 را کو کس طرح تنگ نظر فوسک تہان ہوئے
 یا الی سحر و شام غریبان ہوئے
 دہن غم مرا چاہئے خندان ہوئے
 جان لب پر ہو مکرم کو جانان ہوئے
 ماتم سے انکے اگر خون سلمان ہوئے
 چاہئے سار جہاں شہر خوشان ہوئے

[illegible]

بہارِ حیات میں جیسا کہ غزل کے انداز میں لکھا ہے
 ہر لمحہ میں جیسا کہ غزل کے انداز میں لکھا ہے
 ہر لمحہ میں جیسا کہ غزل کے انداز میں لکھا ہے
 ہر لمحہ میں جیسا کہ غزل کے انداز میں لکھا ہے

<p>اسکے گشتے ہیں زندہ جاوید ایک بت نے دیا نہ ہکو جواب خاکساروں کی ہجو ہی معراج مہمئی دن سے ہو گشتا بین میاؤں اس مرتع کی دیکھ تھوڑی بن منزل عشق کی ہو رہ ہموار حسن و کھلار ہا ہو قدرت حق جان دیکھنے تو مفت سمجھ زلف اسکی سیاہ ناگن ہو کھیلین گی آنکھیں نشا از گنگا</p>	<p>ہستی انکی عین ہستی ہو بے زبانو مکی ہند بستی ہو ہر بلبل دی ہمار ی ہستی ہو عند لب لاج گل میں بھنستی ہو کوئی رونی ہو کوئی ہنستی ہو نہ بلند ی ہو یا نہ پستی ہو نت کو بھی ذوق خود پرستی ہو ہر طرح جنس حسن سستی ہو ناز رکھتی ہو جب کو دستی ہو حسن تک او پر یہ ہستی ہو</p>
--	---

بہارِ حیات میں جیسا کہ غزل کے انداز میں لکھا ہے
 ہر لمحہ میں جیسا کہ غزل کے انداز میں لکھا ہے
 ہر لمحہ میں جیسا کہ غزل کے انداز میں لکھا ہے
 ہر لمحہ میں جیسا کہ غزل کے انداز میں لکھا ہے

دیوانِ رند

ایسے جینے پر زندہ خاک پڑے
 موت اس زندگی پر ہستی ہو

<p>آستان یا رنگ اپنی رسائی کیجئے مثل آئینہ مصاحب ہو جیسے اس حور کے میری نظر عین میں ایک لہجہ ہوئی تیرے پانوں چھلکا کر شہے صل منم میں سونے نالہ و فغاوت سے کیے تنگ کے ہر لمحہ رنگین لہجے میں ہر دم کہہ رہی تیرے خون ہو جائیں ہوشو کے گھبرا گھبرا</p>	<p>جی میں ہو دربانے اسکے کشتابی کیجئے شانہ سان کیسے پہچان ہو رسائی کیجئے پھیرے رستم کا تہ نہ یا کلا کی کیجئے پالش سر دست جانان کی کلا کی کیجئے فرج ہوں یا با سیر و نی کی کلا کی کیجئے تاکجا آئینہ رویو سے صفائی کیجئے آپا نحدی لکے دست و پائی کیجئے</p>
---	---

بہارِ حیات میں جیسا کہ غزل کے انداز میں لکھا ہے
 ہر لمحہ میں جیسا کہ غزل کے انداز میں لکھا ہے
 ہر لمحہ میں جیسا کہ غزل کے انداز میں لکھا ہے
 ہر لمحہ میں جیسا کہ غزل کے انداز میں لکھا ہے

بہارِ حیات میں جیسا کہ غزل کے انداز میں لکھا ہے
 ہر لمحہ میں جیسا کہ غزل کے انداز میں لکھا ہے
 ہر لمحہ میں جیسا کہ غزل کے انداز میں لکھا ہے
 ہر لمحہ میں جیسا کہ غزل کے انداز میں لکھا ہے

۱۲۰
 ایک عالم کو توبہ قسم کی بیماری ہو
 دیکھ کر ہر کسی کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے
 ایک عالم کو توبہ قسم کی بیماری ہو
 دیکھ کر ہر کسی کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے
 ایک عالم کو توبہ قسم کی بیماری ہو
 دیکھ کر ہر کسی کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے

خواب کرم سے تیرے ہر اک بہر مند ہو
 کب سے پری طلسم عناصر میں بند ہو
 یوسف سے میرے کار کا رتبہ بلند ہو
 اتنا کہو نکا یار مرا خود پسند ہو
 ہوا رہ راہ عشق میں بہت دہلند ہو
 خلق جہان کو دیکھا تو درد پسند ہو
 حسن و جمال یار بھی عالم پسند ہو
 آنکھیں جہان کھلنے میں فردوس بند ہو
 جلتا نہیں جواگ میں چوہہ پسند ہو
 مجموعہ نیکو گیسٹج بند پسند ہو
 یہ آہو سید ہو وہ مشکین کند ہو

مور و گیسٹج کی غذا شہد قند ہو
 چلے بھی جان تو شہد قند قند ہو
 اسکی رسائی عرش اسکی بصر تک
 ہر عیب اگر چہ بہتر ہو اسکی ذات
 اندیشہ کرنے دل میں نشیب و فراز کا
 شاعر کے بعد کرتے ہیں سب کے فن کی قدر
 پرورد جوان فرشتہ اس شخص کے ہوئے
 ہو سیر باغ خلد تصور جمال کا
 رخسار کشین ہو خال سہ سہ نور
 شیریں لبوں کے ہاتھ سے کھائیں ہیں کرم
 شاعر ہی کہیں گے تری لعن و تہم کو

ایک عالم کو توبہ قسم کی بیماری ہو
 دیکھ کر ہر کسی کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے
 ایک عالم کو توبہ قسم کی بیماری ہو
 دیکھ کر ہر کسی کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے
 ایک عالم کو توبہ قسم کی بیماری ہو
 دیکھ کر ہر کسی کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے

دیوان رند

یارب تری جناب میں کب التجا نہ تھی
 قاتل گلی سنی آگے تری کو ملا نہ تھی
 لون سے زیادہ گرم چمن کی ہو ملا نہ تھی
 کس نے ہماری ہان پھان نہ تھی
 کس بت میں شہر سبک شان نہ تھی
 دریا میں تھا بھی کہیں نہ ملا نہ تھی

کس نے ان بات کو صوفی نہ تھی
 مرتے تھے یوں نہ تھے دیدار انکے
 نالوں سے غلج کی آگ لگ گئی
 کس شب میں تصور رعب نہ تھی
 کہنے کو جاتا کہلے ہندوستان میں
 کشتی چٹ ڈوبی جو سال تھا نہ تھی

ایک عالم کو توبہ قسم کی بیماری ہو
 دیکھ کر ہر کسی کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے
 ایک عالم کو توبہ قسم کی بیماری ہو
 دیکھ کر ہر کسی کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے
 ایک عالم کو توبہ قسم کی بیماری ہو
 دیکھ کر ہر کسی کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے

ایک عالم کو توبہ قسم کی بیماری ہو
 دیکھ کر ہر کسی کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے
 ایک عالم کو توبہ قسم کی بیماری ہو
 دیکھ کر ہر کسی کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے
 ایک عالم کو توبہ قسم کی بیماری ہو
 دیکھ کر ہر کسی کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے

۱۲۹
 لا سہارا نہ ہو گا
 اگر تیرے لئے
 میں نے جو کچھ
 کیا ہے وہ سب
 تیرے لئے ہے
 جس کی خاطر
 میں نے اپنی
 جان بھری ہے
 جس کی خاطر
 میں نے اپنی
 جان بھری ہے

ہم جو کہتے ہیں سوسا سرور غلط
 اُتھ نہین سکتے شہداد جبر کے
 دن کو تو شریف تم لانے ہو قدر
 ترک عشق لالہ رو یا نہ کر دلا
 کھڑکیوں بکتے ہو تو یہ کیجئے
 کچھ کر دنگا میں بھی اب قدرت میں
 دیدہ سوزن میں بھی بجز ابل شک
 کی ہر جیسے بیو خانی آپ نے
 ہاتھ پائی تو تو ہوں زنج میں
 ہو فقط آنکھوں میں دم پائی را
 باغ میں ادھل تو نظر ایسا لگ
 یاغبان دشمن ہر چہیں پندھان
 وصل کی شب ہو سکوے اوش تو
 بن چکیں نعین بھی سر ہی گدو کا
 کوہ و صحرای بھی و صحت تنگ ہو
 دل لیا ہو جان بھی گرد کار ہو
 خوف رسوائی جو بیداری میں ہو
 سکتے سکتے آنکھیں بھی تپتے لکین
 زور و زبر سے جسطرح ممکن ہو رند

واورونپہنچیں جنوں کے پاس
 ہونے میں تا تا کر یہاں سے نہ
 اور در ایک داد می نو بیجا ہو
 دشت دکھا رہی جو بیان سے
 کس دروہنگان نہ رہا جو بیچوں
 لاؤں کہانے روز گریبان سے
 غم گزند ہو گا مے مستی کا دھن
 آئے ہیں روز گریں سے مے مستی
 اور جو ان سہ

دیوان احمد
 صورت سے ایک ہری کھنڈ
 دیوان احمد جو سب سے پہلے
 لائی ہو سوانک گو ہو تادی انقلاب
 ملک عدم ہری کوئی ننگوں کا سہرو
 ہر روز دلائے اسٹیشن فرمان شہزاد
 ایک تانہ مال کا سہا سوتا ہوا
 دیوان احمد جو سب سے پہلے
 لائی ہو سوانک گو ہو تادی انقلاب
 ملک عدم ہری کوئی ننگوں کا سہرو
 ہر روز دلائے اسٹیشن فرمان شہزاد
 ایک تانہ مال کا سہا سوتا ہوا
 دیوان احمد جو سب سے پہلے
 لائی ہو سوانک گو ہو تادی انقلاب
 ملک عدم ہری کوئی ننگوں کا سہرو
 ہر روز دلائے اسٹیشن فرمان شہزاد
 ایک تانہ مال کا سہا سوتا ہوا

4

چارون میں پڑھا دیا کہ
 یہ شرفِ اویس ویا ہوئے
 افکارِ سنیں سلسلِ شوق
 دلی کیون ملا دیا کہ
 عینِ کسے تھا دل دیا تا
 حالِ دکھلائے آیتِ صفات

دیوانِ رند

تکیہ و سب ان بنا دیا کہ
 ایک بچی سے بھی
 اپنے دل سے بھلا دیا
 شہ کو پکڑ لیا کہ
 ہر دمِ زخمِ زلف سے
 رخ سے زلفِ بخت سے
 لب سے لب کو ملا دیا کہ
 داغِ دل سے شہ کو
 عیاںِ شہ کو دیا کہ
 چہ چہ

چند روز کے بعد چاکر کے چہرے پر غم کی لہر چلی
چند روز کے بعد چاکر کے چہرے پر غم کی لہر چلی
چند روز کے بعد چاکر کے چہرے پر غم کی لہر چلی
چند روز کے بعد چاکر کے چہرے پر غم کی لہر چلی

دل سید میں بیتاب ہو جان کی ہر طرف
کیا کہتا ہوں ہر بار کتنے قتل کرو گئے
کس خستگی حال پر عاشق کے ہونہار
انکھیں تری مدہوش ہیں تمام ہوا
آغا رحمت میں ہوا احمد کا بیار
جانے ہوئے کس چین آباری قریب
تاہر کر کے تیرا دل دیکھنے لگے گا
ڈرنا ہوا انور دیکھ کر عشق آئے دیکھو
لہو نے میں ان درجہ تو بان تیرے میں
رود و کے جگہ سے یہ سرے عشق بکار
تیرا بکاشیشہ ہر ہر اک آبلہ پا
سنا ہے اسے اس قدر کہ وہ گلبدان اکثر
سب یاد کیا ہو مجھے او غیرت شہداد
اس بکاش کو اس کو کہنا اس کو غرض کیا
اٹھل پڑھل تیرا بکاش کیا تو ہے
خدمت تھی مجھے دشت نوردی کی شہر
ایک ایک سے کچھ ہی جو حضور ہیں
لہو تو ہر خون غرت تری رکنا تو الہی
کیونکر زندہ دیکھو الہی کریں قدر کار

اب جان کر دئے کوئی دیکھو سنا ہے
اک جان پر ہری سے تو بکے کھارے
تو بہ کرواں شہادت میں ڈالے
دوست سنبھلیں گے اکیلے کے سنبھا
دل تیرے ہی جگہ تو رہے جا کے لائے
بیارا سی طرح سے لیتے ہیں سنبھا
پوچھے جو کبھی کان میں صفا کانے
تو ہار گئے شوق سے چہرہ کو پیرا ہے
زلفیں نہیں دوسرا نہیں پیرا ہے
تم آپ ملے لکھو کیا کسے حوالے
جگہ میں لگی لگ جو چہرے کبھی جہاں
قرآن کے تھی مری کلی یہ دو شاہ
بھر بھر دے میں سنو سنو میں سنو
اونالا دل عرش سے نوا لے
اگلے ہی مرتے زخم جا رہے ہیں آئے
عہدہ یہ کسے ہو گا یہ لہو حوالے
یار بے پردہ از میں کس باجھ کے دھالے
دل تیرا ہوا اک بت لے میرے پالے
اجرا میں رہت علم رحمت کے سہا

چند روز کے بعد چاکر کے چہرے پر غم کی لہر چلی
چند روز کے بعد چاکر کے چہرے پر غم کی لہر چلی
چند روز کے بعد چاکر کے چہرے پر غم کی لہر چلی
چند روز کے بعد چاکر کے چہرے پر غم کی لہر چلی

دیوان زند

ایک روز کے بعد چاکر کے چہرے پر غم کی لہر چلی
ایک روز کے بعد چاکر کے چہرے پر غم کی لہر چلی
ایک روز کے بعد چاکر کے چہرے پر غم کی لہر چلی
ایک روز کے بعد چاکر کے چہرے پر غم کی لہر چلی

ایک روز کے بعد چاکر کے چہرے پر غم کی لہر چلی
ایک روز کے بعد چاکر کے چہرے پر غم کی لہر چلی
ایک روز کے بعد چاکر کے چہرے پر غم کی لہر چلی
ایک روز کے بعد چاکر کے چہرے پر غم کی لہر چلی

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند
کتاب: مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند
جلد: ۱۳۵
صفحہ: ۱۳۵

دام پندش کی بھرپوری خوشامد و میل شکستہ کرنا میری جان باندی میں شکستہ	بال پرانی کے کھڑکھڑایا صیاد کا کھانا سوسے مار ڈنگا اچھا میٹھی دوا
خوش خود نگہی ہو پس از مرگ بھی الفت در زند فاکت سے میرے اوگا کرتے ہیں شمشاد اچھی	
کھنڈر و سب کو مٹ چا کر کے صاف کر قلب الفت کر کے کیا ملا عرض مدعا کر کے خاک اس در کی او عرض عشق حق اسیری کا تیری او صیاد پاہن این بفرم منی تنہا ملحوظ تر مطلب حصول مطلب ہو گو رہن بھی جگہ از زندون نے صبح دم افعال عصفان سے خیر ادب او اسے شکر کیا پایا شانے نے ہم عذر کشا ہوں وہ طاعون کا نام و صیاد شان مروج الملقی دکھاؤ بھی جس میں بھی کہ امید ہو نوا غیر سبج خاک حصول	نہ چھوٹا صورت کاشنا کر کے و کیہ اس آئینے کو صفا کر کے بیت بھی کھجورنی التبا کر کے چاٹ جا نہایت شفت کر کے جاو نکا دام دام او کر کے بت کو پو جا خدا خدا کر کے بیتھو رہ ترک مدعا کر کے عشر سر پہ سے بپا کر کے خود پشیمان ہوا دعا کر کے طاعت فرض کو قص کر کے کر عزت یار و اس کر کے صدقے سر پہ سے ہکا کر کے اب میں خاک و اس کر کے رات کا کی سند ان کر کے بیتھے او پو خا و خا کر کے

دیوان رند

ان عشاق اوقت در کج
ایک صدمہ قریب ہوا کر کے
قد ریزی کی شمع شمع
ان عشاق اوقت در کج
ایک صدمہ قریب ہوا کر کے
قد ریزی کی شمع شمع

اشیاء مجاہدین دارالعلوم دیوبند
بہارِ عشق و محبت دارالعلوم دیوبند
بہارِ عشق و محبت دارالعلوم دیوبند
بہارِ عشق و محبت دارالعلوم دیوبند

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے

جو حال پرچہ وہ علیہ مرا تو کہنا نہیں کرے تو رہاں شکر ہوئے تو نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے	زیادہ ہو اسے درد ہو کر گئی تھی پھر نہیں میں شکر ہوئے تو نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
---	--

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے

دیوان رند

پڑا ہی سالتہ کس کو جو کہو سے کہیوں رند
میں دیکھتا ہوں تھیں رند کہیوں دے

نار ہو غمزدہ ہو یا بھارت ہو مہ ہو یا مینہ عشق ناز ہو کیا کروں افسار عشق کا میں چھوڑ کر تیرے گھٹا عشق کا	محمود افسون ہو یا اماندہ ہو چشم بدیدہ ہو تو اور اماندہ ہو عاشق و معشوق کا یہ ناز ہو توڑتی پر حسرت ہمدانہ ہو
--	--

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے

ولیان زند

۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵

پس ہوتی ہو یاد خواہد کہ تو سیر باغ	تو بھی آگاہ ہو توفیقی برائے سیر باغ
قد و رخ سے شوق کا لانا منظر تھا	اب گھلا امر رنگ گلشن جاکسیر باغ
منور زبان الہی سوال سے وقت	جبین نہو عرق انفعال سے وقت
خدا کرے نہ تجھیں میرے حال دوا	نہو مزاج مبارک ملال کو وقت
قاصد تھے نہ یاد رسید گپا ہم شوق	نہو دیکھ اس گم گشت بانی سلام شوق
دار کوئے دستا بہ محبوب ادا کرد گیا	دار و رہنما مجھے آفت مان کشایک

دلیوان رحمہ	ولہ	پیدا ہو آئینے میں بھی ہوتی سجاد	ولہ	پیارے ہار کے لطف ہو کباب بنین
بڑا نامہ موقوفہ عارفین عالی کراہین	ولہ	سینے میں اپنے گستا سکنہ چکا دل	ولہ	عوض کو قسا ہو جو کہ انتیاب بنین
فیض کو گئی سنی سے سوال کر فہم	ولہ	خوش نہیں آتی میں بندگیو غلام داران	ولہ	رمانہ پھر کیا تیرے نظریے پھرتے ہی
دوسروں کی عیب و تشویش کو نہ جانے ہر شادون	ولہ	پیارے زہر کا ہو سا غر شراب بنین	ولہ	ہر اہم بام یہ چوانہ کر تو عاسوس
دل سلاحت ہو ار پناؤ دلیہ سیکارون	ولہ	کمر کا مثل رہیں کا ترے جوا بنین	ولہ	
جان و اعلیٰ اری	ولہ	عوض خدا کا ہو کافر ترا عتاب بنین	ولہ	
الکبریا	ولہ	علیم سے قسم اللہ کو حجاب بنین	ولہ	

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

انجی تختی میں آؤں ہر فریق میں
 رہا علم میں فرانس میں جہان
 کہو لہو میں ہر گویا کہ
 اپنے حسن کے احسان فراموش نہ

یون تمہارا کہ وہ غفلت اپنا پرکار نہ ہو
وہ امتین عین ہر فصل کا افسانہ ہوں
اور غور کی دیر سے سوچا ہوں
ایک دوسری جگہ ہے کہ
تمہارا کہ وہ غفلت اپنا پرکار نہ ہو

		قولہ			
اب عزوجل کہ جانتے ہو کہ کون سے زمین		بتیہا بیرون کے وطن کی کیا باتوں کے زمین			

روز پنج گویا شیده و عیث شاهان کار زمین		امجی صورت کو چو چپا این زبک است زمین	
--	--	--------------------------------------	--

اینها را می خوانند تا برین یکایک اگر کسی
 روی او آید و یا روی خود او آید

دیوان رند
مختصر السیاحین و دیگر کتب
و دیگر کتب و دیگر کتب
و دیگر کتب و دیگر کتب

ہمارے خوش حال کو بے شمار دیکھتے جاؤ
کئے پریشان پاتا ہر ضرور دیکھتے جاؤ

کئی دینے جو وقت دگاتے نہیں ہوں	سبب آپ اجو شریف لاتے نہیں ہوں
--------------------------------	-------------------------------

وہ	ہوئے کے بغیر اس بحث کے کہ کہ باؤ آؤ
تھو سے سے رنج کو آسان نہ بڑھاؤ	دل نہیں دیا میں اس بات پر زور ہو
روٹھے جاتے ہو اسی بات پر آؤ	

	1	
--	---	--

[illegible]

[illegible]

<p>شیرین تو کو انانی حذر و حرارت ہی ایسا ہو کہ نہ ہر شے جیسا ہے ایشا ہے مرد کے کو اسایش میں نہ کیے کو اسایش چنگاریاں لگن گوشتیں نا لوبلین حرارت ہی آتی ہے صد اس کے شتوں کے نہ نون سے</p>	<p>اولہ فریاد دوش عالم ہر کام تھا استہر معلوم ہوا انکو آں شہم عنایت ہی ہر طرح کے شکل ہی ہر طرح قیامت ہی عشق بہت سنگین بنی سب تیری اثر ہی یہ گوشہ تنہائی گیا کج فراغت ہی</p>
--	---

اولہ	کھڑو و دل یاد دیکھئے کب نکلتا ہے	سورت بوس کن دیکھئے کب نکلتا ہے	اولہ
------	----------------------------------	--------------------------------	------

یوان رند
 وقوع میرانی کی خبر کو سنا سبھا لوٹے
 دیکھا پانچواں اور چار بی بیوں کا گھر لڑکے
 کھڑے سوخ کی بندھی تھیں نازشیاں لوٹے
 سعیدت کی لکھی کھڑے نازشیاں لوٹے

طولی میں بھٹی ہوئی طبیعت جو آج ہے	یہ رونمائی قدیم سے عاشقِ مریح ہے
-----------------------------------	----------------------------------

جسے دیکھا سو ملک عدم تھا گواہی ہو

چلے جاتے ہیں شہر آنکھیں میں سر پہ لڑائی ہو

<p> اپنی لائق کو جو تم ہاتھ لگانے دیتے اس قدر بزرگوار ہو میں کہ گلی میں جاکو بات کرتے تھے تو میں گالی بھی تھوڑی دیتی </p>	<p> براؤ کیس میں اس قدر کہ کسی شائے دیتے ہر گناہ گشت چمن تک نہیں آنے دیتے پانوں بھی پڑتا اگر تھوڑا لگانے دیتے </p>
---	--

سن غدار
ن کہ جی شمشان غدار
راحت کو ابد الہی وطن غدار
عبادوں کا تو عجب دیکھ کر کین غدار
ابو ہریرہ کین عبد اور دے
نم نہ پلا شمس فراق چن
نیت جانی تیرا یہ چور ہے
ولہ

ان کے یوسف اور مریوسف تو	اول	احمد لال محمد نادر و سب کے
ان کے دای گشتی اور کل پکو		خوی تو نازک ترستا زبونی
قطعه تار سنج چاہ		
تھر آب بقا یوسف بیر سلم		قاسم حوض حیان ہست استغنی
یہ خلیز قسیم نمود سال ہر پچہ		چاہم پز آب دیدہ عرض چاہ علی
تار سنج سبیل قادر علی خان		
یابی وہ کو ملاحت ہوا ہی سبیل کا		قادر علی جو خان ذوالاخرام ہو
مقبول کیون نہ سائی کو کر گن کا		نوں سے پسند طبع خشن کام ہو
شیر علی کے آہنگی کو کریان ہو		ہزار خجورہ بانی کا شربت کا باہم ہو
آریا خیال کے سنج و سبیل نظم		شاعر و مدین بھی تو مدنی بی کام ہو
ہفت پکارا کر کے سر جان زار و		بالی ہو سبیل کا پیر نام ہو
ریاضیات		
عاشق کو اہل آب و ہوا و		سحر جاندی سبیل کے وکلاء و
سبیل کے کوئی سبیل نہ کر کے		سطح سے ہو سکے بیان اوتم
اول		
تھرا سہر کیسی وار کو زمین جا ہوا		بیت سہر دوڑ کر گشت حیا کہوں
کستار وہ سکر کے ابر و		تھرا سہر کیسی وار کو زمین جا ہوا
اول		

وایوان رید

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد
النبى المبعوث الى الامم
الى يوم الدين

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

دیکھو دیکھو تیرا بام کسے تھامتا	مشتاقی گلچین میں من کھڑے دار و دیشیل
انہوہ سنا انہوہ ہی ہو گامہ ہی رہا	عشاق سے ہو کہو چہ مشوق میں ملا
رستہ یمنین ہر بھیر کے مارے کئی دن سے	
کس طرح جلا دل بیتاب نہ ترے	رہتا ہر نہان چار ہیرا زلف سے
کیا شب کو ملاقات ہوا شے کسیر	نئے صبح محبتا نہیں دہات کو کسیر
خورشید کے انداز میں سارے کئی دن سے	
بس چپکے ہی مٹھے رہ کر کچھ نہ پلاؤ	فقر سے یکسی او کو رو و قسین کھاؤ
کروں کو کھانا کراؤں کھانا کراؤ	ہم جان گئے آگے ملا نہ ملاؤ
بگوشے ہوئے قیور میں تھارے کئی دن سے	
یہ عشق منہ کا رہا رنگ ہی لاما	اب آپ کو بھی کھینچے لگا اپنا پاما
یہی جیسے پھر تھوڑے عینوں اٹھا	آخر مری آہوں کو اٹھانا دکھانا
کھولے ہوئے پھر کھولے ہوئے کئی دن سے	
اسنے کے مانند نظر آئے ہو جان	مستی ہوئے کاہل ہوئے مٹھیاں کھان
کسکی ہوئے جونی جی نہایت ہو جان	کس کشتہ کاہل کابا سوگ ہو جان
کھیر سوئیں گیون کھیر سوئے کئی دن سے	
سب کسک نظر آئے ہیں اور شمع ہی ہو	ہر بات میں جبر سے نفس مروں ہو
کسکے کھیر سہائے پیا یا ہو یہ عالم	کس چاک کر پاں کلاہ آپ نے ہم
کھیرے بھی نہیں مٹے اتارے کئی دن سے	
سکرے کلاہ گام ہر شکر گرن کر کر	اقصال الی شے کرم انکسین ہیر

دیکھو دیکھو تیرا بام کسے تھامتا
انہوہ سنا انہوہ ہی ہو گامہ ہی رہا
رستہ یمنین ہر بھیر کے مارے کئی دن سے
کس طرح جلا دل بیتاب نہ ترے
کیا شب کو ملاقات ہوا شے کسیر
خورشید کے انداز میں سارے کئی دن سے
بس چپکے ہی مٹھے رہ کر کچھ نہ پلاؤ
کروں کو کھانا کراؤں کھانا کراؤ
بگوشے ہوئے قیور میں تھارے کئی دن سے
یہ عشق منہ کا رہا رنگ ہی لاما
یہی جیسے پھر تھوڑے عینوں اٹھا
کھولے ہوئے پھر کھولے ہوئے کئی دن سے
اسنے کے مانند نظر آئے ہو جان
کسکی ہوئے جونی جی نہایت ہو جان
کھیر سوئیں گیون کھیر سوئے کئی دن سے
سب کسک نظر آئے ہیں اور شمع ہی ہو
کسکے کھیر سہائے پیا یا ہو یہ عالم
کھیرے بھی نہیں مٹے اتارے کئی دن سے
سکرے کلاہ گام ہر شکر گرن کر کر
اقصال الی شے کرم انکسین ہیر

دیوان رند
سین کسے ملاقات ہوئی بام کسے
جو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
ایں شہر سے کون کسے کسے کسے
کسے کسے کسے کسے کسے کسے

دیکھو دیکھو تیرا بام کسے تھامتا
انہوہ سنا انہوہ ہی ہو گامہ ہی رہا
رستہ یمنین ہر بھیر کے مارے کئی دن سے
کس طرح جلا دل بیتاب نہ ترے
کیا شب کو ملاقات ہوا شے کسیر
خورشید کے انداز میں سارے کئی دن سے
بس چپکے ہی مٹھے رہ کر کچھ نہ پلاؤ
کروں کو کھانا کراؤں کھانا کراؤ
بگوشے ہوئے قیور میں تھارے کئی دن سے
یہ عشق منہ کا رہا رنگ ہی لاما
یہی جیسے پھر تھوڑے عینوں اٹھا
کھولے ہوئے پھر کھولے ہوئے کئی دن سے
اسنے کے مانند نظر آئے ہو جان
کسکی ہوئے جونی جی نہایت ہو جان
کھیر سوئیں گیون کھیر سوئے کئی دن سے
سب کسک نظر آئے ہیں اور شمع ہی ہو
کسکے کھیر سہائے پیا یا ہو یہ عالم
کھیرے بھی نہیں مٹے اتارے کئی دن سے
سکرے کلاہ گام ہر شکر گرن کر کر
اقصال الی شے کرم انکسین ہیر

ہر شے میں ہے کمال و کمال
 ہر شے میں ہے کمال و کمال
 ہر شے میں ہے کمال و کمال
 ہر شے میں ہے کمال و کمال

اس کو جسے کہیں اہل بیت	کائنات کو وہ کہیں جہنم سے
پر نہ توں ہی باہر نہیں کہیں	یہ ترے کمال کے نہیں جہنم سے
میں بندہ میں اس سانب کے مارے کی دہشت	
اب رابطہ میں لکھتے ملاقات جو نہیں	وہ چہرے میں منا ہی بخش کشتانی
اس ماجہ سے زندہ کچھ گاہ بود	ہر شوق سے کہ اس پر کج گزری
ہوئے نہیں باہم جو شاد و غم	دن سے
مسکراں کھو سو مہمانانہ محبت	
پیش ازین ملا ترا عاشق شیدا تھا	وہ قہر آئینہ سان محو تھا شاعرانہ
بہشت سلسلہ زلف چلو با تھا	کو کچھ شہر میں تیرے لئے رہو تھا
ایک زمانہ ترا عاشق مجھے بھلا تھا	
انگلیاں انہی چھینیں راہ سے چلنا تھا	
دو تون بیل سست گل خار را	سالہا سال بیت بھرے یاد را
چشم شکون کا ترخی والا ہر شاہ را	سحر میں گریں عود کے گزرت را
بخودی تیرے کھنکھہ پیر رہتی تھی	
دو دو دن تک سرو پا کی خبر را بھی تھی	
آتش ضبط سے دن ات بکرتا تھا	خان لاپتہ سے میں کہہ سکتا تھا
یار آیتہ رخسار میں آن سکتا تھا	ہو کے ششدر میں بھی چاروں طرف تھا
گاہ بیگاہ کوئی بات کی نواس صبا کی	
دن کی چوچھی جو کسی نے تو بتائی شب کی	

ہر شے میں ہے کمال و کمال
 ہر شے میں ہے کمال و کمال
 ہر شے میں ہے کمال و کمال
 ہر شے میں ہے کمال و کمال

دیوان زند
 خاک لاکھون کی گیسو میں چھوٹی تھی
 ہوئی پرورد سے اصلاح تری حالت کی
 فوٹو میں پرورد سے تھ رہیں لاش کی

دامن زہرہ سوز گاہ
 دامن زہرہ سوز گاہ
 دامن زہرہ سوز گاہ
 دامن زہرہ سوز گاہ

جس نے اپنی جان بچا کر رکھی ہے وہ اپنے جان بچا کر رکھی ہے
 جس نے اپنی جان بچا کر رکھی ہے وہ اپنے جان بچا کر رکھی ہے
 جس نے اپنی جان بچا کر رکھی ہے وہ اپنے جان بچا کر رکھی ہے

جس نے اپنی جان بچا کر رکھی ہے وہ اپنے جان بچا کر رکھی ہے	جس نے اپنی جان بچا کر رکھی ہے وہ اپنے جان بچا کر رکھی ہے
۱۹	دیر کے بعد صیبت ہوئی فی الجملہ
۲۰	دل مشتاق تھا اس کے ترازو پر جمال
۲۱	شکوہ کدھر ہوئے ہجرت کے ایام تمام
۲۲	آئے ہی فالہ سے نہ شکر ہوئے نہ ہمت
۲۳	جس نے اپنی جان بچا کر رکھی ہے وہ اپنے جان بچا کر رکھی ہے
۲۴	جس نے اپنی جان بچا کر رکھی ہے وہ اپنے جان بچا کر رکھی ہے
۲۵	جس نے اپنی جان بچا کر رکھی ہے وہ اپنے جان بچا کر رکھی ہے
۲۶	جس نے اپنی جان بچا کر رکھی ہے وہ اپنے جان بچا کر رکھی ہے
۲۷	جس نے اپنی جان بچا کر رکھی ہے وہ اپنے جان بچا کر رکھی ہے
۲۸	جس نے اپنی جان بچا کر رکھی ہے وہ اپنے جان بچا کر رکھی ہے
۲۹	جس نے اپنی جان بچا کر رکھی ہے وہ اپنے جان بچا کر رکھی ہے
۳۰	جس نے اپنی جان بچا کر رکھی ہے وہ اپنے جان بچا کر رکھی ہے

دیوان رند
 کون سے شغل میں ہوتے ہیں رند
 کون سے شغل میں ہوتے ہیں رند
 کون سے شغل میں ہوتے ہیں رند

جس نے اپنی جان بچا کر رکھی ہے وہ اپنے جان بچا کر رکھی ہے
 جس نے اپنی جان بچا کر رکھی ہے وہ اپنے جان بچا کر رکھی ہے
 جس نے اپنی جان بچا کر رکھی ہے وہ اپنے جان بچا کر رکھی ہے

جواب السوال
تقاعل کوست کام
نقد و تحریف خط کادان لایق
کیا تھی یا اثر ارا و رشک حور
جی دینے دم وان تو ملا جسے
تبا یاب دور بابا جسے
خواب غشائے بون غور و باری
کری ما جو کا ہے غلام جسے
جو کو خط بین جی و شک جسے
بلا

دیوان رعد

کز رنگا مین تو غول حمزہ جان
 اُسے لال کر کر کے گل کھاؤ گھا
 بھبرین ہنرین جان نینا دین
 قدم اپنا آگے بڑھانا ہونین
 تو بھرا کر دیکھتا ہوں قدم
 غلامی کرونگا مین شانہ زندگی
 مین قربان ہوں جان و اسے
 مین دیوانہ ہوں تو اگر پوری
 کہ ہو غیر کے حال پر مہربان
 کہ عشق مین بدگانی ضرور
 مجھے پہنچے جو اسے دل لگا
 ہوے غیر کے بس مین ہر جان
 یقین جان مے موت مراؤنگا
 نہ سنا کوئی کچھ کہے آپ کو

رہیگا کہ جسے پاس نہ تھا وہاں
 اور اکثر خوف و شرم میں گھبراہٹ
 یہ نامہ لکھا منہج آباد میں
 بھنگان سے برہنہ کو غائب ہو گیا
 جو بھائی زاد میری جان میں
 بھلاؤ لکھا سب حق و سچ
 نہ چھوڑو لکھا کہ کسی حال سے
 چھوڑو نہ ہو تو میں چھوڑی
 اگر میں نہیں چھوڑ کر گمان
 ولیکن میں مجبور ہوں کہ
 شیر سہی ہو نہ کی جیت نہ پڑے
 کہ شاید میں صاف بھڑا ہوں
 یہ سنتے ہی جی سے گندھا ہوں گا
 فرادھیان تیرا رہے گا کو

	یہ خط میرا پرست و لبر کے نام
	ہوا ختم نامہ بیان و السلام
	بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الی حمد و جواہر شمسائیتہ بیور و اکبرایہ خداداد و اہلبیت التطنیس است

این کتاب را به صاحب
 ارباب فراست و صاحب
 کیاست و محقق و مجرب
 در این مایه یکتا
 میسود اسامی و
 در روز و شب مطالعه و در این مایه
 مستقیم و فارسی و در این مایه
 اوقات می نمود و اصل این کتاب
 کتب درسی نمی بود و در وقت حاجات
 عاقلان و دانشمندان و در این مایه
 از این

از برنموده باشند عندئذ فصل بهاری از در مد شعر خوانی بلند میساخت باستماع ایات عاشقانه حالت
 و مد طاری میشد و دل عشق متزلزل مثل مرغ بسمل بیتا با نه میطپید گویا مانند قیس مجنون عشق بلبلای عشق
 بلبلان در چرخ آواز درجه بود بالاخر طوبای ساعری در سرافتاد و اکثر اوقات مرانی و سلام و ریاحیات در
 عزای مولای موسی الکوین ابا عبد الله الحسین منکوم میکرد و تخلص فایمید و پیشتر گوهری بهائی لیا
 هم بیان بیان در سلسله نظم انتظام میداد و دیوان ضمیمه ترتیب داده بود و از میر حسن خلعتی که در زمان
 گوئی عدلی و نظیر بنارند شغل مشاورت میداشت بعد از آنکه در بر صوف روانه فرج آباد شدند و از آن
 بنایج مفتخر رجب شاه بصری از فیض آباد و در دار الخلافت لکنکو گردید از حسن اتفاقات با جناب مولانا
 منظم و مکرم زبده شعرا سی عالم خلاق المعانی ننگ بصر سخندانی خواص بجا کمال فارس مضار سر محراب
 صیرفی و یار بدعت محکم چهار فصاحت چکیده قلم اعجاز قش را اگر مقرر قلم گویم بجا است ندادگان
 طبع و قافوش را اگر بویوسف وقت خوانم زیباست ابلغ البلاء و افعص الفحاحات بنوا جید علی
 صاحب تخلص آتش بد ظله العالی اتفاق ملاقات افتاد بعد از وفات و کمال شوق استدعای
 مکنت بخدمت فیض مومسبت شان نمودم از وفور مهربانیها و اقتضای حسن اخلاق که بجهه مرضیه
 و شبهه سینه ذات بابرکات ست عرض آتش مقبول گردید از آن روز و دخل زمره شاگردان
 عقیدت گرین و حلقه بگویشان ارادت آئین گشته استفاده غزل گوئی از جناب مغزی
 الیه حاصل کرده و میکنم و تخلص خود که اسم با صبی یا فتم حسب الارشاد جناب مخدومی رنند
 قرار دادیم و اجزای ساهبه که مثل عزیز میداشتیم رو بروی اخوان زمان با اتمام در
 جاه انداختیم و اینجا از بیت دانسته شاگردی جناب مخدوم نجات آفرماه رجب ۱۲۳۰ هجری
 رطب یا پس موزون کردم و داخل کلیات گذاشتم و موسوم به **گلستانه عشق**
 بنام ختم التماس بخدمت منصفان زمانه آنکه اگر مقتضای بشری خطای رفت باشد از
 دخل بجا بد رستی آن پردازند مصرع که هیچ نفس بشر خالی از خطا نبوده و این خوشه
 چین خرعه را بدعای خیر بفرستید

تمام هواد یوان پهل

دل کا درد مر جان کا درد الف میں
 دل کا درد مر جان کا درد الف میں
 دل کا درد مر جان کا درد الف میں
 دل کا درد مر جان کا درد الف میں

سنو تو عرض کروں سے جو لوگو
 بہت تھریں تھریں تھریں تھریں
 کہ جان سہل نظر آتا ہے عارضہ دیکھا
 کہین نہ ملو لکڑی جاسے عارضہ دیکھا
 معین و یار و ناچار و ناچار دیکھا
 مسیح قابل شہر و آبادی کا
 نہ تھا شباب میں بھی محکوم لڑکا
 حباب سے بھی تو رنگ میرا لڑکا
 مگر زبان پر کاسین نکلا لڑکا
 بھون بھون کر خون میں جاوڑا لڑکا
 زکلی صوبہ تھا بہت آباد لڑکا
 کبھی کبھی کا جو بانی پر شہزاد لڑکا
 جسے ملک کا اسے ہو لڑکا
 پرستے گا سا انا اک روز کجا لڑکا
 سری بھون میں سن باد عا د لڑکا
 خوش آگیا نہ اہنن پر مشاد لڑکا
 لگا لگا کھنکھن دھڑکے پر نہاد لڑکا
 محسب حال کیا تو نے بیوفاد لڑکا
 کیا یہ محسب حال میں بار لڑکا

عزم خرق نے کیا حال کو یاد لکا
 کرے اور کو شہر عارضہ دل کا
 سچ وقت نہ کر تو مساحل دل کا
 ہم انتہائی سے کہنے کے الی غیر
 طریق عشق میں میں نے ملے لکا
 ایک باہر یوں میں در سے پہلے لکا
 فسر و کی طبعیت کہ عہد طفلی سے
 گر آنہ کوہ الہم اسے جسے انصاف
 و نور بطر سے دم گھٹ کے گیا لکا
 کہ کیا تو کہے ہو تم پر تجھے یقین نہیں
 صفائے بخشا ہوا شے پر بھی فوق سے
 عطا یا یا بتا عشق کو عشق کو عطا
 دو در در زندگی میں مانے کیا لکا
 نجات فکر و مشر سے نہ لکا
 ملق کا ہر سی عالم وصال ہو کر لکا
 نو اسے چند سے میں گوشت آشنائے لکا
 سبیل عشق کا سا لکے خضر راہ لکا
 رنگ عجب پر مردہ محفل پر غریب
 بحر خدائیں کرتا راجح لکا

خدا کی سے نذر مساحل دل کا
 خدا کی سے نذر مساحل دل کا
 خدا کی سے نذر مساحل دل کا
 خدا کی سے نذر مساحل دل کا

دیوان ندائی

دیوان ندائی
 دیوان ندائی
 دیوان ندائی
 دیوان ندائی

دیوان ندائی
 دیوان ندائی
 دیوان ندائی
 دیوان ندائی

دیوان ہندوستانی

ہر اشک کو شلیخ کا اکٹا نہ بھجنا
 اس دل کو دلایا کا کاٹنا نہ بھجنا
 وہ خط ظالمی ہر نوشتہ نہ بھجنا
 تا قوس اجل میں نہ وصلہ نہ بھجنا
 عاشق ہوں میں عاشق مجھے نہ بھجنا
 اس وقت میں ہوں کو بھی بگا بھجنا
 کیا مجھے بھلا یہ دل دیوانہ بھجنا
 اس شہم فسوں کا کار دیوانہ بھجنا
 ابھجنا مجھے اور اے چلیا نہ بھجنا
 یہ بھی بددھت مردانہ بھجنا
 یہ کہ کرن آیا ہر سیمنا نہ بھجنا
 سدا ہوں مجھے عاشق شیدا نہ بھجنا
 ساقی جو بیک جاؤں دیوانہ بھجنا
 اے شمع رخو مرقد پروانہ بھجنا
 افسی ہوا سے زلف چلیا نہ بھجنا
 ادنا سے بھی خود کو بھی اعلیٰ نہ بھجنا

اسی زمانہ میں کبھی اور باب وچ باب
 مل بیٹھنا اس سے جیسے زمانہ سمجھنا
 دیکھ کر اس سے گماؤ کہیں کہیں ملتا
 کی ظلم سمون کوئی سمجھ نہیں ملتا

کتابخانه ملی افغانستان
دولت اسلامی افغانستان

[illegible]

ابھی کہیں جا کر تیرنگ آسمان کی کیا
پہنچیں تیری کیا فضیلتوں سے غافل ہیں
کھڑکرتے ہیں اُٹھو تو جوں کی کیا
لالا حسن وندو وہ دیکھ کر کیا
جہاں لے لیکے پہلے لڑنا رہنا کیا
تیرے سوا تو کیا ہے اور کیا

سلاطین و ملوک
نیکو نامہ
نور علی

امامان علی مرتضیٰ علیہ السلام و علی بن ابی طالب علیہ السلام و علی بن ابی طالب علیہ السلام و علی بن ابی طالب علیہ السلام

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

نہایت شوق سے دیکھتا تھا کہ کون سا شخص آئے گا
 وہ بڑا جوان تھا اور اس کا لباس بھی عجیب تھا
 اس نے دیکھا کہ وہ شخص آگے بڑھتا ہے
 اس نے دیکھا کہ وہ شخص آگے بڑھتا ہے
 اس نے دیکھا کہ وہ شخص آگے بڑھتا ہے

حضرت جہان شمع ہدایت ہین یہ حد
 چھوڑی گر پیروی آل ہم پیر ہیکا

بار سر پر طرہ بال ہما ہو جائیگا
 لڑھی اکدن قافلے کا قافلہ ہو جائیگا
 یہ مرض بھی رفتہ رفتہ لاوا ہو جائیگا
 عین کثرت میں ترا جام جلا ہو جائیگا
 ایک دن چھلنی یہ لوہی کا توار ہو جائیگا
 شیر کتے کی طرح سے بلا ہو جائیگا
 سر خد کشتی کا اپنی تاح نہ ہو جائیگا
 شوق اگر اسکو یہ واقعہ جنا ہو جائیگا
 کیا مقادیر خدا ویت تو خدا ہو جائیگا
 او مسیحی گھر ترار الشفا ہو جائیگا
 دیگا سائل کو جو منعم کیا گدا ہو جائیگا
 راز بانے تکلف بر ملا ہو جائیگا
 آج اگر پردے میں گل بر ملا ہو جائیگا
 مگر یکساں تہہ شاہ و گدا ہو جائیگا
 اتید اسے جانتے تھے خاتمہ ہو جائیگا
 دیکھ لینا دہی وین کیا گیا ہو جائیگا
 سلطنت کا ہر گدا کو حوصلہ ہو جائیگا

گر کلاہ فتر سے تو آتش نہا ہو جائیگا
 کس سے رنگ تل بھی شبنم ہو جائیگا
 کب گمان در دہل کا جان با ہو جائیگا
 دل جو دھڑکے فر سے شبنم ہو جائیگا
 جھید کرتے ہیں فلک میں آہ پڑے
 رشک بلی سو گمراہ گاہے کشتی کی لڑے
 رخ کے موفات سے پہنچ جائیگی ساقی
 ہاتھ لگنے کی ہنیں اکسیر کی ہونی کی طرح
 یہ تکیہ لسی سخت حسن پرانا غور
 لگے یان بیمار فخرت ہو گئے جو تہہ بہت
 کیتہ نہ رخ کرنے سے نہ ہو جائیگی
 عالم وحشت میں بہتے ہیں جو دکھا کا
 بیٹھے دیگی نہ چھپر حسن کی شوی
 زندگی تک ہی یہ فرق اعتباری چند
 عین ہستی میں بچتے تھے کہ نہ ہو فنا
 باغبان اتنا بار بار بختی پر ہو
 ہر گدا کو یہ عجز نوازی کی صفت

دیوان ندر شانی

فوز غنم نا آتش ہوا کون ہو
 فادہ غنم کے دکان کو کسلا یا فخر
 بادشاہ ہفت کسوری گدا کو تکرار
 کتے دی ہون غانی کتے دی پیغمبر
 یہ عصا موسیٰ تھا راز دیا کو تکرار
 وادی الفت میں آپ آوارہ ہو کر
 حضور نور گراہی رہے رہا کو تکرار
 فوج کا تار بوندہ خدا کو تکرار
 فوج کا تار بوندہ خدا کو تکرار

نہایت شوق سے دیکھتا تھا کہ کون سا شخص آئے گا
 وہ بڑا جوان تھا اور اس کا لباس بھی عجیب تھا
 اس نے دیکھا کہ وہ شخص آگے بڑھتا ہے
 اس نے دیکھا کہ وہ شخص آگے بڑھتا ہے
 اس نے دیکھا کہ وہ شخص آگے بڑھتا ہے

[illegible]

[illegible]

وہ دھڑکتے ہوئے منہ کی جیسے نگاہ کرتے ہیں
عشرت و اب مری سب انہی گاہ کرتے ہیں
تسکوار دھڑکتے ہیں عاتق و دلی
چھری سے کم نہیں چلی عمر حسنین کی
ہزار شکر رسانی ہوئی برہمن تک
کہا تھا عاشق محبت سے ہر کیس پایا
بلیسنگے لوح و قلم و شمع و خط و سیاہ
خبر ہی ہو در دولت پست نیست ہیں سب
دل آنکے ہیں جو محبت میں شایان ہیں
تو ہی ہو رہو ماندگان میں انشون
مزا اٹھا بیگے عاشق کے خون ناموس کا
مری طرف سے ابھی ل میں آہو کچھ لکھ
غفور اسکو سمجھتے ہیں جھکو کیا واعظ
وہ ایک خط بھی لکھ گیا ہم عبت قلمد
فراق بارے ہشیار کر دیا ہمسو
غور و حس اصلا خدا کا ثوب منتن
شب فراق میں ہے تو ناچار کسکا

جو ذرہ ہوا اسے رشک و کرتے ہیں
میں لٹ چکا ہوں مجھے کیوں نہ کرتے ہیں
تمھاری راہ میں گھر کو تباہ کرتے ہیں
حلال کرتے ہیں یہ لنگاہ کرتے ہیں
خدا نے چاہا تو اب بت راہ کرتے ہیں
جو قول دے ہیں سنگا تباہ کرتے ہیں
ترے چلے مجھے ابل سے آہ کرتے ہیں
تمھاری ناشین اب ادھوا کرتے ہیں
بگڑ میں آئے جو مجھے تباہ کرتے ہیں
یہ مجھ سے بھیگتے تھے حضور کرتے ہیں
عبث و قتل مجھے گھبراہ کرتے ہیں
ادھر سے بھی گزرا گاہ کرتے ہیں
ثواب کرتے ہیں ہم کیا گناہ کرتے ہیں
و غور شوق سے دفتر سیاہ کرتے ہیں
وہ بخیر ہیں جو الفت کی جاہ کرتے ہیں
جو مری جاؤ تو وہ کنگاہ کرتے ہیں
وہ کون لوگ ہیں جھڑپ آہ کرتے ہیں

دیوان کشمیری

[illegible]

عمر شاه عالم اولیٰ

حسین بکر بن نوکیر بن حبیبہ طالع صغیر
 بھوین بن موتہ طرابک مال سنہ
 پ فریق سے باقی بدن بن مالہ
 ہزارہن شوکر بن کھانگیا سحر رنگی
 شہادتین ہو کافی جواب کے بدلے
 جگر کے میں کے زخم جگر کے طالع
 البکر کے مالی کی مجلسی پڑی پھر کتی ہو
 خالے بشتا پڑی ہو جگر کے طالع
 وصال عاشق تازہ ہو تم کو از رانی
 دیو طلاق مرے جد نے زال دنیا کو
 ہو دیکھو اوستہ ادیب ہو سکر کا سحر
 بنا یا صانع عالم نے تیر شمشیر
 یہ شندی گریبان بن میں نیا رنگ
 یہ داغ مہر علی ہو دیر احطس
 سب ہو عشق کی سفر نائی او فراد
 ہم انداز سے سمجھے تھے ہو گاندہ بنام
 رو شوت نہ از ردگی سرے جانب
 خدا کی نشان ہو جو رو پری میں نشا
 سدا ہی ایک خدا از غنوں ملک و مر

معتصب جو کچھ کہے وہ خود و کجبال نہیں
تھارا کہ بیا برو تو ہی ہلال نہیں
مشرق جو سوساں سے اگر وہاں نہیں
اگر سے کہ یک دردی تیری ہاں نہیں
دقیق ایسا نکیرین کا سوال نہیں
اگر ہوشک گراں توں کا تو کمال نہیں
وہ رشت کیا ہو اگر مصلیہ کجا جان نہیں
ہمیں توادی کا تہیہ احتمال نہیں
حسین و حسن پر مائیں کمال نہیں
کسی طرح سے یہ نہ دیکھے حلال نہیں
لمو مصلوہ حق جو تر جہاں نہیں
ہری نظرمیں تو تھارے کا بیچ مال نہیں
ہمارے آپکے مد سے ہول حال نہیں
بس آفتاب کو خوش رکھنے ال نہیں
بھار بیٹھے سے کاٹو کچھ کمال نہیں
بچر عشق سے کھارے کا مال نہیں
تعبین کو بیچ کر مجھے مال نہیں
مگر فشر میں تو حسین بہت مال نہیں
یہ سارہ جو کہ خلیج کو شہاں نہیں

دیوان زندگانی

[illegible]

Handwritten text at the top of the page, likely a title or introductory note, written in a cursive script.

ایک دین کی کشتی ہے جو بہرِ یون تختِ تاجی ہر جاہلیت کا بہرِ تاجی ہر جاہ اس پر کیا کونال کی خوشنواں ہر جاہ یہ وہیم ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ حاکم ہر جاہ میں خیرت ہر جاہ میں کس دہشت باز دھون ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ سائنس ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ ہوئے از منہ دل اگر تاجی کس دہشت مس دہشت ہر جاہ میں کس دہشت میں ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ میں ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ میں ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ میں ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ	ایسے ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ
--	---

دیوان زندگانی

بہرِ جاہ میں کس دہشت ہر جاہ کب اسے حاکمیت میں شمشیر ہر جاہ ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ	ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ ہر جاہ میں کس دہشت ہر جاہ
---	--

Handwritten text on the left margin, continuing the poetic or philosophical discourse.

Handwritten text at the bottom of the page, likely a conclusion or a separate note.

دل سودہ زدہ ہر باری کی گستاخ
 دل سودہ زدہ ہر باری کی گستاخ
 دل سودہ زدہ ہر باری کی گستاخ
 دل سودہ زدہ ہر باری کی گستاخ

چاہے اس کا کوئی پاس نہ ہو
 چاہے اس کا کوئی پاس نہ ہو
 چاہے اس کا کوئی پاس نہ ہو
 چاہے اس کا کوئی پاس نہ ہو

چشم سوز کو بھی جو اوچھل کر ملی ہو
 چشم سوز کو بھی جو اوچھل کر ملی ہو
 چشم سوز کو بھی جو اوچھل کر ملی ہو
 چشم سوز کو بھی جو اوچھل کر ملی ہو

بہشت میں کسیر ہو دنیا میں برقی ہو
 بہشت میں کسیر ہو دنیا میں برقی ہو
 بہشت میں کسیر ہو دنیا میں برقی ہو
 بہشت میں کسیر ہو دنیا میں برقی ہو

نام کو بھی میں نے باج پر بیٹھ نہیں
 نام کو بھی میں نے باج پر بیٹھ نہیں
 نام کو بھی میں نے باج پر بیٹھ نہیں
 نام کو بھی میں نے باج پر بیٹھ نہیں

کیون اثر سے جا کے آئے شریکین
 کیون اثر سے جا کے آئے شریکین
 کیون اثر سے جا کے آئے شریکین
 کیون اثر سے جا کے آئے شریکین

وہ ہری اک ات ہو کر ہو گھر میں نہیں
 وہ ہری اک ات ہو کر ہو گھر میں نہیں
 وہ ہری اک ات ہو کر ہو گھر میں نہیں
 وہ ہری اک ات ہو کر ہو گھر میں نہیں

اس سحر کو کوئی فولا دی ہو بلکہ نہیں
 اس سحر کو کوئی فولا دی ہو بلکہ نہیں
 اس سحر کو کوئی فولا دی ہو بلکہ نہیں
 اس سحر کو کوئی فولا دی ہو بلکہ نہیں

راہ آنے کے تھے او موت کر ملی نہیں
 راہ آنے کے تھے او موت کر ملی نہیں
 راہ آنے کے تھے او موت کر ملی نہیں
 راہ آنے کے تھے او موت کر ملی نہیں

بہشت ملک انسان ہونے دیر ہو ملی نہیں
 بہشت ملک انسان ہونے دیر ہو ملی نہیں
 بہشت ملک انسان ہونے دیر ہو ملی نہیں
 بہشت ملک انسان ہونے دیر ہو ملی نہیں

کیا کرے قائل کو خود اپنی فکر ہو ملی نہیں
 کیا کرے قائل کو خود اپنی فکر ہو ملی نہیں
 کیا کرے قائل کو خود اپنی فکر ہو ملی نہیں
 کیا کرے قائل کو خود اپنی فکر ہو ملی نہیں

دادا کی کسلی ہو دادا گر ملی نہیں
 دادا کی کسلی ہو دادا گر ملی نہیں
 دادا کی کسلی ہو دادا گر ملی نہیں
 دادا کی کسلی ہو دادا گر ملی نہیں

سب کو اکھین ہو نہ حتیٰ ہر نظر ہو ملی نہیں
 سب کو اکھین ہو نہ حتیٰ ہر نظر ہو ملی نہیں
 سب کو اکھین ہو نہ حتیٰ ہر نظر ہو ملی نہیں
 سب کو اکھین ہو نہ حتیٰ ہر نظر ہو ملی نہیں

نامہ ہر جانا ہو جو اسکی خبر ہو ملی نہیں
 نامہ ہر جانا ہو جو اسکی خبر ہو ملی نہیں
 نامہ ہر جانا ہو جو اسکی خبر ہو ملی نہیں
 نامہ ہر جانا ہو جو اسکی خبر ہو ملی نہیں

نذر گداز سے کسی انگلی نظر ہو ملی نہیں
 نذر گداز سے کسی انگلی نظر ہو ملی نہیں
 نذر گداز سے کسی انگلی نظر ہو ملی نہیں
 نذر گداز سے کسی انگلی نظر ہو ملی نہیں

و خود نہ تھا پھر تار ہو گئی ہو ملی نہیں
 و خود نہ تھا پھر تار ہو گئی ہو ملی نہیں
 و خود نہ تھا پھر تار ہو گئی ہو ملی نہیں
 و خود نہ تھا پھر تار ہو گئی ہو ملی نہیں

کسکے سر مارو نہ کان شید ہو ملی نہیں
 کسکے سر مارو نہ کان شید ہو ملی نہیں
 کسکے سر مارو نہ کان شید ہو ملی نہیں
 کسکے سر مارو نہ کان شید ہو ملی نہیں

رگ تروے سودا کی کی وود ہو ملی نہیں
 رگ تروے سودا کی کی وود ہو ملی نہیں
 رگ تروے سودا کی کی وود ہو ملی نہیں
 رگ تروے سودا کی کی وود ہو ملی نہیں

کچھ ہوا و نہشت ساز سفر ہو ملی نہیں
 کچھ ہوا و نہشت ساز سفر ہو ملی نہیں
 کچھ ہوا و نہشت ساز سفر ہو ملی نہیں
 کچھ ہوا و نہشت ساز سفر ہو ملی نہیں

دل سودہ زدہ ہر باری کی گستاخ
 دل سودہ زدہ ہر باری کی گستاخ
 دل سودہ زدہ ہر باری کی گستاخ
 دل سودہ زدہ ہر باری کی گستاخ

دیوان ہندستانی

میں ہوں زہم میں گشت ہو ملی نہیں
 میں ہوں زہم میں گشت ہو ملی نہیں
 میں ہوں زہم میں گشت ہو ملی نہیں
 میں ہوں زہم میں گشت ہو ملی نہیں

جام کو شربت ہو جو ہو ملی نہیں
 جام کو شربت ہو جو ہو ملی نہیں
 جام کو شربت ہو جو ہو ملی نہیں
 جام کو شربت ہو جو ہو ملی نہیں

زندگی کا سہا ہو جو ہو ملی نہیں
 زندگی کا سہا ہو جو ہو ملی نہیں
 زندگی کا سہا ہو جو ہو ملی نہیں
 زندگی کا سہا ہو جو ہو ملی نہیں

دشت طوفان کی فکاک ہو ملی نہیں
 دشت طوفان کی فکاک ہو ملی نہیں
 دشت طوفان کی فکاک ہو ملی نہیں
 دشت طوفان کی فکاک ہو ملی نہیں

بیکسی جو ہو ملی نہیں
 بیکسی جو ہو ملی نہیں
 بیکسی جو ہو ملی نہیں
 بیکسی جو ہو ملی نہیں

تج شہر نہ بان ہو ملی نہیں
 تج شہر نہ بان ہو ملی نہیں
 تج شہر نہ بان ہو ملی نہیں
 تج شہر نہ بان ہو ملی نہیں

دل سودہ زدہ ہر باری کی گستاخ
 دل سودہ زدہ ہر باری کی گستاخ
 دل سودہ زدہ ہر باری کی گستاخ
 دل سودہ زدہ ہر باری کی گستاخ

دیکھے ہاں کچھ ہستی کو جو میں ہضم نہ
رانی خود ان کے پوچھا جو تندرستی کو
پیر سے بھی نکل تنہا کو ہر ادے گا
آفرین فرین تجھ سے کبے فریبنے پر
ہر طرف پھیل گیا ہضم صمد عالم میں
دیکھ کر ہستی میں تری او وودہ ملا
رہ نہ عشق صبر کا ہو تو افشا افتد
حق کاں بہ شریعت پا کو تو او پر حق
حیف ہو سکی محبت میں علیہ و علیہ
میں وہ ملک کا سے سر ہو کر کہ کھار
رہم دل ہوں کبھی دیکھ کو گاہی ظلم
شان رزاقی ز راق خود دیکھا ہوتا
یاد دیکھو مو انگ میں مل کر وہ بھی
ہو گی کہ کو دل کی شکیں کی ساق
ازہ ہر سطحی و مہنون کی کسان ایک
خاندان سے منظر ہر عروج کی رات
آئے مرشد مرے ہاں حضرت عشق
ابا جہ خاک میں ملاقت تھی ہر کوئی
عبد ہر دن بھی اسے عاشق صادق کا

کھیل لڑکوں کا کھیل کھیلے ہیں وہ جاہلو
پڑنے میں سر رزاق نے ہر جاہلو
خاک میں جینے کہ سر سبز کیا دانی کو
مرزا مرزا ساقی میرے پلوان کو
نہی ہر محبت تو قسم کھا نہیں کو
موت لے لے لکھ لکھتے تھے آئے کو
کوئی افسانہ سے بھر کہ عین تھی کے کو
دہری آئے گریبان پہنائے تو
کاب گو رہی آیا ندوہ ہو کھانے کو
دیکھ سکتے ہوں ہر کو دشمن بنائے کو
مل سے ملے کہ جدا شمع سے ہوا ایک
دیکھ رادام سے میں پر کے ہوا کو
بر لاندہ سندر کا نہ پروا سے کوچ
اورد سے اور دے رت لگ گئی
لوگ سنیتے میں ابھی عشق کے فدا
شمع کے گدے جھگڑے تھے وہ دانی کو
خون دل پشے کو حاضر ہو گیا ایک
تو ہی نامید ہستی نہ کر دانتے کو
شیخ شریعت پر میرے ہنری پروا کے کو

دیوان نشانی

میں ہوا جانو کہن اور زیادہ
خون لڑکوں کا کھیل کھیلے ہیں وہ جاہلو
پڑنے میں سر رزاق نے ہر جاہلو
خاک میں جینے کہ سر سبز کیا دانی کو
مرزا مرزا ساقی میرے پلوان کو
نہی ہر محبت تو قسم کھا نہیں کو
موت لے لے لکھ لکھتے تھے آئے کو
کوئی افسانہ سے بھر کہ عین تھی کے کو
دہری آئے گریبان پہنائے تو
کاب گو رہی آیا ندوہ ہو کھانے کو
دیکھ سکتے ہوں ہر کو دشمن بنائے کو
مل سے ملے کہ جدا شمع سے ہوا ایک
دیکھ رادام سے میں پر کے ہوا کو
بر لاندہ سندر کا نہ پروا سے کوچ
اورد سے اور دے رت لگ گئی
لوگ سنیتے میں ابھی عشق کے فدا
شمع کے گدے جھگڑے تھے وہ دانی کو
خون دل پشے کو حاضر ہو گیا ایک
تو ہی نامید ہستی نہ کر دانتے کو
شیخ شریعت پر میرے ہنری پروا کے کو

دیں دیکھا ہو تو اس سے نصیب پیدا ہوا
کیا نہیں ہے کہ یہ نصیب ہوا تو کیا ہوا
دیکھا ہو تو اس سے نصیب پیدا ہوا
کیا نہیں ہے کہ یہ نصیب ہوا تو کیا ہوا
دیکھا ہو تو اس سے نصیب پیدا ہوا
کیا نہیں ہے کہ یہ نصیب ہوا تو کیا ہوا

پا پہنچا نہ دو گز سے لے کر اور زیادہ
نہ فیض ہو چاہے وطن اور زیادہ
لاڈل آنے لگی صبح و طین اور زیادہ
چمکے گا ابھی میری سخن اور زیادہ
گزر گیا کافر کا بدن اور زیادہ
پیدا ہوں غم و غم و دشمن اور زیادہ

لا حاصل ہوا نہ ہو تو یہی شقیہ
جنس پرش کیا سب کو خطہ سے کریم
صدے جو اس کے ترسے او شام ہو
جلوسے بین ہی میرے تو اور شفی طبع
طبعی سے جوانی نے نصرت جو کیا ہو
محل شب فرقت ترے زلف کو خدا کر

پوشیدہ کیا جہت در احباب سے امر زنگ
مشہور ہوا میرا سخن اور زیادہ

سور کی شکل جو کافر کی پرزاد کی آنکھ
آن پڑتی تھی بڑی طرح سے سدا کی
بند ہو جاتی جو ترسے عاشق ناشاد کی
دیکھا سگس کو چمن میں شہ تری یاد کی
ہو جو باکس میں بی بی گل شمشاد کی
عمر طبعی سے بڑی جمجمہ تو صبا کی
کس گھر کی بڑی شیریں تو بچی مہر کی
کام لاکھوں میں کہے اس ستم بھاد کی
نہ لگی صبح تلک نام سے صبا کی
دھونڈ مٹی پھرتی جو محاورہ صبا کی
اثر و جذبہ سے بھی سوانح جو ملا دی

کیونکہ نہ جو یا رہا اس میں اناد کی
شہ کو کج نفس شکوہ سدا رک بنیسل
ہم آخر ہو جو آنا ہو تو ایک در نہ
کل کو دیکھا تو تصور گل عارض کا گیا
پھر لڑا لون میں سحر گنج و قندار
تج کل سے نہیں منظور نظر مہر یون
ہر شقت کی بھی مہر بھی رازت پائی
شفیع چشمی نے کیا شور کا عالم پیدا
از گئی نیند مری زمرے سے شکر شیدا
مرض جو بڑے اس رنج کیا توار کج نصیب
کس طرح دیدہ و منج سے دیکھا نکال

دیکھا ہو تو اس سے نصیب پیدا ہوا
کیا نہیں ہے کہ یہ نصیب ہوا تو کیا ہوا
دیکھا ہو تو اس سے نصیب پیدا ہوا
کیا نہیں ہے کہ یہ نصیب ہوا تو کیا ہوا
دیکھا ہو تو اس سے نصیب پیدا ہوا
کیا نہیں ہے کہ یہ نصیب ہوا تو کیا ہوا

دیوان ندانی
سب کی کلائی تھانے کا تھانہ
تو جہاں میں کلائی تھانے کا تھانہ
دیکھا ہو تو اس سے نصیب پیدا ہوا
کیا نہیں ہے کہ یہ نصیب ہوا تو کیا ہوا
دیکھا ہو تو اس سے نصیب پیدا ہوا
کیا نہیں ہے کہ یہ نصیب ہوا تو کیا ہوا

دیکھا ہو تو اس سے نصیب پیدا ہوا
کیا نہیں ہے کہ یہ نصیب ہوا تو کیا ہوا
دیکھا ہو تو اس سے نصیب پیدا ہوا
کیا نہیں ہے کہ یہ نصیب ہوا تو کیا ہوا
دیکھا ہو تو اس سے نصیب پیدا ہوا
کیا نہیں ہے کہ یہ نصیب ہوا تو کیا ہوا

بہارِ عشق کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں

بہارِ عشق کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں

بہارِ عشق کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں

بہارِ عشق کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں

غزل مشاعرہ واجد علی بادشاہ

بہارِ عشق کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں

بہارِ عشق کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں

بہارِ عشق کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں

بہارِ عشق کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں
 دلِ مہر کی بزمِ مست میں

دنیای لیلی دیدہ ترست ایسی
دینا لیلی درون طوفان آسنا
شکون میں کائنات پر ایسی ہی
نغمہ نام علم کار کا ایسی ہی
انصاف کی جی تو جی اور ایسی ہی
ظلمت دار لیکن انداز اور ایسی ہی
پو من میں جی جی جی جی جی
لیکن در پیکار میں جی جی
اور جی جی جی جی جی جی

اک جہلا سے یوں گونے پانچا کو ہے
فرخوس میں تو حکم کلو او اشرار کو
میں ہوں ہوں جانیں میری جان تو ہے
تصویر یاد آخیر پر در در ہے
جی سے اگر جہلا نہ شکم ناگلو جہ
گو بار زبان ہو تو تری گفت گو ہے
اہل شجرت میں آگے نظر جا رہا
اتنا لقا و تلو دم گفت گو ہے
رنگ و رنگ شہر تو یہ گفت گو ہے
ہر دم جو یاد دلبر خورہ مور ہے
جو جہلا میں شل گہرا پرور ہے
جہلا میں جام باہن میں ہر دم ہو رہا
جگو خورہ تو جہلا میں جو لورہ ہے
آغا دون کے لئے تو قید و ضرور ہے
پوشیدہ میں تو کسی غیب میں ہو رہا
ہر دم اگر تو دم خور گلو رہے
بڑا بڑا شل یاد صبا کو بکو رہے
ہر وقت بندہ دل جو وہ مند خور رہے
ہر حسین شہنشاہ گلو آو رہے

جو کا خیر ہو گناہنا کہ منہ شل شہم
و غلط میں میں شل کہ با شہر ہو
جہ جہ میں میں شل کہ تیرہ جہ جہ
فرقت میں جہ تصویر کامل کے فیض ہے
ہو جہلا سے ہم روح سے خالی جہلا رہا
ساکت نہ آدمی ہو کسی ذکر خیر سے
ہوں کر جہلا سے غصہ تو شوق جہلا نہ
حد سے زیادہ بڑھنے لگا رہا کچھ
تشیخ و طعن بادہ پرستان قاتلہ
کیونکہ اگر اچھے ہمارے ہر کسی سا
شل شل شل شل شل شل شل شل شل
لازم ہو شل میں میں شل شل شل
جہلا میں شل شل شل شل شل شل
مواظف جہلا جہلا تو یا بندی عاز
جو یا صبا جہلا جہلا جہلا جہلا
ازدکی یاد جب بھی جہلا جہلا جہلا
ہم جہلا جہلا جہلا جہلا جہلا جہلا
جو دکی جہلا جہلا جہلا جہلا جہلا
طرز زمانہ رہ جہلا جہلا جہلا جہلا

دنیای لیلی دیدہ ترست ایسی
دینا لیلی درون طوفان آسنا
شکون میں کائنات پر ایسی ہی
نغمہ نام علم کار کا ایسی ہی
انصاف کی جی تو جی اور ایسی ہی
ظلمت دار لیکن انداز اور ایسی ہی
پو من میں جی جی جی جی جی
لیکن در پیکار میں جی جی
اور جی جی جی جی جی جی

دیوان شادمانی

دنیای لیلی دیدہ ترست ایسی
دینا لیلی درون طوفان آسنا
شکون میں کائنات پر ایسی ہی
نغمہ نام علم کار کا ایسی ہی
انصاف کی جی تو جی اور ایسی ہی
ظلمت دار لیکن انداز اور ایسی ہی
پو من میں جی جی جی جی جی
لیکن در پیکار میں جی جی
اور جی جی جی جی جی جی

دنیای لیلی دیدہ ترست ایسی
دینا لیلی درون طوفان آسنا
شکون میں کائنات پر ایسی ہی
نغمہ نام علم کار کا ایسی ہی
انصاف کی جی تو جی اور ایسی ہی
ظلمت دار لیکن انداز اور ایسی ہی
پو من میں جی جی جی جی جی
لیکن در پیکار میں جی جی
اور جی جی جی جی جی جی

[illegible]

عاقبت خود در دوزخ سوزان
چرخ جادو گنگا چاکسہ سوار
وہ زار دیوار ہوا سے اتر کر
پتلی کی طرح ٹکڑوں میں ٹھٹھک کر
آکھیندیں جمال پرست عورتوں سے
بنیا پرست نام نہان پشتمن عورتوں سے
بستی میں آکھیندیں الفت حسن متعین
پلکے میں اودھن دیکھنے بوند سے
دل میں **دیوانہ** زندانی

محل فخر کا ہے عجیب ممت م
کمان ایک کے کسی کا فروغ
فضیلت ملی ایک کو ایک پر
پیر گنگا نہ کاوش سے تر گان کے دل
جفا کار دم باز نہ کا ذب محیل
ہر ابوہ عشاق جیسے ان کے گھر
مین سچا دو لون کا مارا ہوا
نہ آتا تو اس زلف کے ہیچ مین
ہزاروں شہید محبت ہیں دفن
ہر اک درد کا ہویدا وادہ لب
دوئی کو در سے دل میں نازل جگہ

مخوش تر و بیستون لایه در دو صورت است
اول قلوبی که در غایت کمال است
و ثانی در غایت کمال است
عین دل کی لکھیں جو ہم دل پہنچے
تو یہی قلوب میں بزم آ
میں بزم آ

چنگیز کو جو کچھ لوگوں نے بھی زندہ
 بخشی مین خوشاد و گرد ایک ہر
 لا کھنوں کل گئی بڑی بہادر گور سے
 چھلے تار ایک تری پاپہ اور سے
 ساتھ سپارانی پستے زور سے
 سبھی نیک سہری پوری پور سے
 کھینچا جو اس کلان کا لکھتے
 ہر دیکھن کو چار کے کھینچے

[illegible]

[illegible]

موت کو بھول کر کھانا کھانے لگا تو خدا سے ساقی
موت کو بھول کر کھانا کھانے لگا تو خدا سے ساقی
موت کو بھول کر کھانا کھانے لگا تو خدا سے ساقی
موت کو بھول کر کھانا کھانے لگا تو خدا سے ساقی

جو پہلے گانہ شرب آج وہ مجرم ہو گا
درو بھی محکوم بلا دیکھا تو بدبستی میں
برق پلوا کے کلیجہ مرا ٹھنڈا کر دے
تیرا جی جا ہے تو پلوا کا کوئی جام سرا
نفس گرم کی تاثیر نے می ساغر سے

اور تو حشر تین سب رتہ کے دسے نکلیں
جام کوثر کی تنہا رہی باقی ساقی

جام بھر بھر کے میوہوش با د ساقی
خم کا خر لاکے مرے منہ سے لگا د ساقی
شہر سے لگتے ہی سر ہوش اُڑا د ساقی
دخل کیا میرے سینے کا وہ ہوں جہاں
اسکی بہت پہ نظر کر کے بقصد حسد
دم نکلتا ہی ملا پینہ میں اسی کر
عالم آب میں یگر لالہ دیکھوں
ایکے و جام کی خاطر چا مجھے اکھر
آج کل نے ندین ساقی کو تجھ پر
کیا ہی ہم ند کو پلوتا ہوں چنگے شہر
نے گزرتا تو کلیسا ہی جیلا جاتا ہوں
وہ قبح کش نہیں فرقت میں پیراں لگتا

پادشہ خوار و مذکور بادشاہ
سید و شہسوار کے جہاں شہنشاہ
حاکم اور محبت کے جہاں شہنشاہ
ابرکت کے عرش خاک کی جہتی ہوئی
فاطمہ یارو نے اور فریادیں
بستی ان لوگوں کی آخر زمین کی ہوئی
جن سے مومن باور شہر اور بیت حور

دیوان ہندستانی

نغمہ سدا پری گشتی ہو گی
ایک اک بان اُٹھتے پرتے ہو گا
چوئی جیہاں کے عصا میں بستی ہو گی
دن کا دانا ہوا سانس نہ لیت ہو گا
اوہ بری اڑا سگیاں نہ لیت ہو گی
دفن جس جہاں کی بستی ہو گی
چوئی کی طرح زمین کی بستی ہو گی
دوسرے عشق و الفت کی بستی ہو گی

موت کو بھول کر کھانا کھانے لگا تو خدا سے ساقی
موت کو بھول کر کھانا کھانے لگا تو خدا سے ساقی
موت کو بھول کر کھانا کھانے لگا تو خدا سے ساقی
موت کو بھول کر کھانا کھانے لگا تو خدا سے ساقی

[illegible]

عقل اس بھیری پر مزی ہستی ہوگی
لاش اسکی تہ مدفن بھی جہلست ہوگی
کبھی بازار میں جنس سستی ہوگی
ایک دن جاتے ہیں نیست یہ سستی ہوگی
بیکسی اپنے ہی مرقہ پر بستی ہوگی
بشیش کے طے سے معلق میں جہلست ہوگی
ان مین کر نیک اگر آگ پرستی ہوگی
سینے پر کواں کا ہو ضرب و دتی ہوگی
حق پرستی تو مین حسن رستی ہوگی

خاک کیس ہو دش مین یا فدا ہوں ہر حال
 آتش ہو جسے جل جھنکے سو اوجہ عاشق
 کون کستا ہو کہ ہو جا علی از رانی حسر
 کیوں باز ہو دنیا کو کسید نش فنا
 بعد مرگ کوئی غریب سے کیجیگی کسی
 بادہ خوار و غنیمت جو ذکر اپنا ہی یا ہو گا
 آرمایہ جب چاہے وہ عاشق پر
 دل جگر و لون ہی مشتاق پر
 جلوہ حق پر جان حسن سے اعظم

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

جہو پکارو نگار بند
مستی ہوگی

یا علی کہے کے بعد میر
ٹھہر جائی اگر گورہ

100

کو ساتھ ساتھ کسکی اسے بد دعا ملی
 بیٹھے جھائے جانکے پیچھے بلا لگی
 ادب جہا نہیں ایک بولا خدا لگی
 کیسی بڑی گھڑی تھی جو انکسے زند لگی
 مر جاؤ گے جہاں اگر بد دعا لگی
 ہر اک شجر کو یغ جہاں کی ہو لگی
 ہوشاک مندی تھیں کاشخو لگی
 پھرتی ہو ساتھ ساتھ کلون کے مہا لگی

لکھیں کہیں دل کی عوارم لگی
 دل کیوں مجھے وہ زلف سپید خوشامالی
 خاطر سے تیری کر گئے سبب آشامالی
 فرقت کی آت آنکھوں دم بھر زور لگی
 ملک بڑا کیا کتنی کسی عاشق کا کوہنا
 میرے سوا کہ ایک ہی عالم میں کی ہے
 اشارہ انداز آج تو اس بندہ کی ہے
 سرگوشیاں میں میں کرے خاک میں ہے

[illegible]

۱۔ میں سب سے پہلے
 ۲۔ میں سب سے پہلے
 ۳۔ میں سب سے پہلے
 ۴۔ میں سب سے پہلے
 ۵۔ میں سب سے پہلے
 ۶۔ میں سب سے پہلے
 ۷۔ میں سب سے پہلے
 ۸۔ میں سب سے پہلے
 ۹۔ میں سب سے پہلے
 ۱۰۔ میں سب سے پہلے

بدو امر و عجب است که او و منی
در دگر مسیح و شام تا درشتی
دل همه عجایب سے مینفت جان پیکر
موی بدو در کعبه اعرابی کے
عجیب کہ یک سخن زانے کی
شکل کم بر سر زانے کی
نزدک لای حرم ای شریعت جدید
سعدی بحر کرم کی جو کوئی چینی

تجوید

و

[illegible]

<p>دو دیکھو عبا را آغاجو صحرای طرف سے سب سے بھر گیا کیسے کا کلوسا کی طرف سے جس وقت مدد ہو مرے مولا کی طرف سے یہ نہ ثابت ہوا آئی کہ نہ آئی برسات تو نے کیا ابکی بریں خاک اڑائی برسات روز دو چار کا جہلم چار دو چار کے چول آج تمہارے ہیں اس شستہ دیوار کے چول</p>	<p>دو مہینے خیرین ایسا ہو گیا مٹھو کو پیچھے غالب جو ہونی کفر بابا الفت اسلام وانا من تدریر کے عقدہ لاصل صاف تنگ کنی عالم کو صفائی پرست ترسی پانی کے لئے ساری اندائی پرست آٹھ گئے سب عین سبھی خدا کے چول زندہ کے جانے مرغ ہو کر کئے قاتل</p>
<p>دست موفی میں بھی ساقی قمع نہ لگا گھوڑا جو میں نے گوریں انکسین نکالے لکیرے اڑا دے میں زبان سوال کے دل میں صوبے پانوں کے کانٹے نکالے بیٹھے میں غارت گس دیانین گل کے عاشق ہیں ستور نداسی بول چال کے آئی خزان چین میں مرے گل سے بیس ٹوکیا میں بندین ہوں نہار اک گردش ساغر میں حوالہ کروں گی بہنوں کے گرجے پھوڑے و نو لگی ہوا لاتے تھے عیش باغ سے جا کر خاکی جاتے ہو وہ صفت کیسی تھکا و صحت</p>	<p>کیا فقط زندہ ہو کہ شوق ہو کر گیسو آج لائے پھر سے دشتے جواب و سوال کے کانا جو اب داب کے دانو میں نقد مودی بھی راجش کی ہو کر عزیزین ہو نجاؤں بھر کے آبد پانی چھا لیں تیرا حکام کتنا مشابہ ہو میرے ہریک خشک مرغ ہو کر کے خدا سے ہو جو صلہ تو آ کے نوا سنجیان کرے بیہوش اسطو ہو بدست فلاطون ہو سب غیر نکالے شہر سے فقط آستانہ میں اب غیر رنگ آستانہ کچھ درندیش عیب میں بہتر نہ رہے ملکہ سا و صف</p>

دیوان نعتی
 جگر کا کوئی مریض سے پہلے کوئی
 عرصہ بڑھتی نہیں بلکہ ہر روز
 منتظر تیرا نگار ہر روز
 ہوش و حواس میں جسم پر
 رخ سودا گھر میں ہر روز
 کوئی دلیوانہ اب نہیں باقی
 ایک مریض کا یادگار

در عشق اگر سر بر دورد و سکته تمام
 ز غایت شکر می آید و غایت تمام
 در عشق و عطا نیست تو غوث و غایت
 در عشق و عطا نیست تو غوث و غایت
 در عشق و عطا نیست تو غوث و غایت
 در عشق و عطا نیست تو غوث و غایت

۱۰۰
 در این کتاب که در دست سیدنا سیدنا
 در این کتاب که در دست سیدنا سیدنا
 در این کتاب که در دست سیدنا سیدنا
 در این کتاب که در دست سیدنا سیدنا

تا چاکر دست سیدنا سیدنا دشمن بازان دوست که سیدنا مستقیم بی جاینا و دل به جویان بی لاکو بلا ساقی کی لاکو بار تو به حسرت ای تار و اسیران قیامت کدو او کو حسرت قاتل قریب دورا سکو جاننا یہ فرستیم ہو لمید	آخر چه کند کس زرمی واکه دوست یکبار بنور ماخن اگر عده کش نیست سال آئینده گویا بهی جو سال بس کر یکبار به تو به هزار تو به و حوم سے فصل ہمارا کیجے برس آتی ہو مرے لیے ہر چیز کے یہ میل قریب وہ شاہرگ سے بھی تر غافل قریب
--	---

روزی فقیر از اتفاقات مطلس در بخت تار و تالیق نموده بنا بر صحت نبوت
 مانع مرحوم فرستاد و جواب نوشت از قرآن معلوم میشود که بخت تو
 از قوت بیکر و طبع رسا پیدا گشت از کان کامل و و اسند را
 عمار برد و تمام و عصبیا را از او اندوید و باز در خارج است مستعمل
 از متفعلن مفعولین از مفعولین با عصب گرفته مستعمل

در این کتاب که در دست سیدنا سیدنا مستعمل مفعولین مفعولین موافقت بین عناصری که از اینها در در کلی کلی مفعولین در این کتاب که در دست سیدنا سیدنا مستعمل مفعولین مفعولین	تدبیر کچھ نہیں بنی کیا سوچ نہا مستعمل مستعمل مفعولین مفعولین فراق روح کا قاتل اتفاق ہوتا تجھ کو ملک ہمارا ستا ہے سے فائدہ لکھی ہے تو کو ہر بین ہنس سے فائدہ اب مر گئے ہر ایک ہمارا سے فائدہ
--	--

دیوان سندیانی

دیوان سندیانی
 روح قاتل میں شاعرانی
 علی آو کہ جان جانی
 از دست ای جو جانی
 علی جانی ای جو جانی
 سندیانی ای جو جانی
 ادب سندیانی ای جو جانی
 سندیانی ای جو جانی

سندیانی ای جو جانی
 سندیانی ای جو جانی
 سندیانی ای جو جانی
 سندیانی ای جو جانی

سلطان ابو الطغفر بہادر
 شیخان ابو الطغفر بہادر
 انسان ابو الطغفر بہادر
 قطب عالم شہزادہ
 سلطان ابو الطغفر بہادر
 شیخان ابو الطغفر بہادر
 انسان ابو الطغفر بہادر
 قطب عالم شہزادہ

ہست از ان ہمہ عشقا اگر دم دیم
 پیر و گیارہ کوئی دم بین ترا یا اگر گنجین
 حق یہ جو کہ گنجین کا قدر و قدر گنجین
 مگر سے عکس آئے مین جو چار گنجین

قطع در صبح امجد علی شاہ بہادر

سلطان ابو الطغفر بہادر من بعد خدا رسید و عادل احکام قضا کے ہو مطابق مقتدا و غذیف سے ہو کال ہو صوم و صلوٰۃ پزارل سے نافع ہو جائے ذکر کیا ہو مانند سحاب در فشان ہو نشا ہوں جسے وہ کہہ رہا ہو ہو گانہ کوئی ہو اجمان مین خسرو کو نصیب تھا نہ جم کو عالی ہو مثال قصر جنت رہا ہو لقب جو پاسے ہو روشن رہیں نور معرفت سے رکشا ہو فوق عارفون پر	خاقان ابو الطغفر بہادر ہر شان ابو الطغفر بہادر منبر مان ابو الطغفر بہادر ایمان ابو الطغفر بہادر میلان ابو الطغفر بہادر قرآن ابو الطغفر بہادر دامن ابو الطغفر بہادر قنوں ابو الطغفر بہادر ہم شان ابو الطغفر بہادر سامان ابو الطغفر بہادر ایوان ابو الطغفر بہادر دریان ابو الطغفر بہادر چشمان ابو الطغفر بہادر عرفان ابو الطغفر بہادر
---	--

دیوان نند شانی
 سلطان ابو الطغفر بہادر
 شیخان ابو الطغفر بہادر
 انسان ابو الطغفر بہادر
 قطب عالم شہزادہ
 سلطان ابو الطغفر بہادر
 شیخان ابو الطغفر بہادر
 انسان ابو الطغفر بہادر
 قطب عالم شہزادہ

سلطان ابو الطغفر بہادر
 شیخان ابو الطغفر بہادر
 انسان ابو الطغفر بہادر
 قطب عالم شہزادہ
 سلطان ابو الطغفر بہادر
 شیخان ابو الطغفر بہادر
 انسان ابو الطغفر بہادر
 قطب عالم شہزادہ

بہارِ ناز و جوانی کر سوزنا
 کہ بیان کو سچ کے گارانتی ہے
 نہ اس کے دامن میں نہ دنیا دار اور نیک
 نہ ایک کلمہ نہ دنیا دار اور نیک
 نہ ایک کلمہ نہ دنیا دار اور نیک
 نہ ایک کلمہ نہ دنیا دار اور نیک

غزل وہ ہوں وطن گلزار پر ہر دم	اڑتے تھے ہری ہری من ہوش ماہی کے
ابھی نہیں دیکھا گار میری قد ریتھے	کر گیا دھڑکے زخم کو لبد مرے
ہوں چند روز ترے گھر میں یہاں صیاد	
عزیز رکھتے ہیں میخو اسرا غرو مل کو	بغیر گل نہیں آرام و چین و میل کو
صد آفرین جو ہے میز و رختل کو	کہ یہاں کت نہیں چلے غرض سے گل کو
نہو سے نامری چاہی ہے یہاں صیاد	
مرا خیال شکر دل میں کب گد تاجو	کبھی نہ مانو نگاہ میں تو قدر تاجو
غرض کہ میری ہلاکت یہ تو بھی قرار تاجو	ہر دم کو کھول دے عالم جو نہ تاجو
غرض کو لیکے میں اڑ جاؤنگا گمان صیاد	
غلین وہ ہوں جس گستاخ میری غلامی	ہمیں کی میری سرخس محلو آٹھ پر
چھینو گلا دامن اگر مجھے تھی یہ خبر	الہی دیکھے صحبت بار ہو کر نہ
زبان دراز ہوں میں وارید زبان صیاد	
اودھ تو پاک میں لکھا ہے تیرے تیل	اودھ جو دام بچھائے ہو جھنگ
پھنسا جو لپٹے کی جو کار بجا بھل	نکالیو نہ قدم آشیان سے و بھل
گھاس کے بیٹھے ہیں بچے سے جہاں تھانہ	
اگر چہ میری بھی کی سب سے خانہ بربادی	مگر کبھی کسی روز میں ہوا شکی
جہاں تو ظلم یہ جلا دے کہ باندھی	چین میں کھا دے لیل کا نام کھائی
خدا کرے یوں ہی ہو جائے نشان صیاد	
نہو نہ لپٹے شمع گمان ہوں سو شام	ہزار بار کیا بند لٹوں طوطی کا

بہارِ ناز و جوانی کر سوزنا
 کہ بیان کو سچ کے گارانتی ہے
 نہ اس کے دامن میں نہ دنیا دار اور نیک
 نہ ایک کلمہ نہ دنیا دار اور نیک
 نہ ایک کلمہ نہ دنیا دار اور نیک
 نہ ایک کلمہ نہ دنیا دار اور نیک

بہارِ ناز و جوانی کر سوزنا
 کہ بیان کو سچ کے گارانتی ہے
 نہ اس کے دامن میں نہ دنیا دار اور نیک
 نہ ایک کلمہ نہ دنیا دار اور نیک
 نہ ایک کلمہ نہ دنیا دار اور نیک
 نہ ایک کلمہ نہ دنیا دار اور نیک

~~24/2/24~~
DUE DATE

--	--	--	--

